www.KitaboSunnat.com

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

# توحیدِ ربوبیت

## پر عقلی دلائل

تالیف: الشیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج: باسل بن سعود الرشود

ترجمہ و تعلیق: پیرزادہ شفیق الرحمن شاہ الدراوی

مکتبہ امام احمد بن حنبلؒ
مظفر آباد آزاد کشمیر

مرکز حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہا
جدہ، سعودی عرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

# توحیدِ ربوبیت

## پر عقلی دلائل


تالیف: الشیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج: باسل بن سعود الرشود ترجمہ و تعلیق: پیرزادہ شفیق الرحمن شاہ الدراوی



مکتبہ امام احمد بن حنبلؒ
مظفر آباد آزاد کشمیر

مرکز حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہا
جدہ، سعودی عرب


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

261.1
س ع د ـ ش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن- لاہور
نمبر 27198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین


- عظیم الشان درس ---------- 5
- اشیاء کی ایجاد اور اس کی تین عقلی اقسام ---------- 7
- انسان اور کائنات کی پیدائش میں تفکر ---------- 9
- عموم رحمت ربانی ---------- 13
- پریشان حال افراد کے احوال پر نظر ---------- 14
- اللہ تعالیٰ اور دعاؤں کی قبولیت ---------- 19
- انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات ---------- 21
- آسمانی کتابیں اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 22
- فطرت سلیم اور اللہ تعالیٰ کا اعتراف ---------- 24
- نیکوکاروں کے لیے جلدی ثواب اور بدکاروں کو مہلت ---------- 26
- معرفت الٰہی کے وسیع اور غیر منحصر طریقے ---------- 28
- اللہ تعالیٰ کے وجود پر استدلال کے لیے مثالیں اور حکایات ---------- 30
- اللہ تعالیٰ کا وجود سب سے نمایاں ---------- 44
- اللہ تعالیٰ کے ایام و واقعات ---------- 47
- انبیائے کرام علیہم السلام کے کمالات اور معجزات ---------- 49
- اللہ تعالیٰ کی توحید پر انبیاء علیہم السلام کا اجماع ---------- 50
- اللہ تعالیٰ: ملائکہ اور اہل علم کی گواہی ---------- 51
- اہل ایمان کا بہترین انجام ---------- 56
- اللہ تعالیٰ اور مرسلین علیہم السلام کا غیب کی خبریں دینا ---------- 58


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com




- اللہ تعالیٰ کا جنات اور انسانوں کو اس قرآن سے چیلنج ---------- 59
- رسالت محمد ﷺ کے اثرات و برکات ---------- 60
- احکام شریعت کی صداقت اور یکجہتی ---------- 62
- رسولوں کی سچائی اور ان کی توقیر کا وجوب ---------- 68
- معجزات انبیاء پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کلام ---------- 70
- رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کی منفعت ---------- 75
- بندوں کے دلوں میں فطرت ---------- 78
- مسلمانوں اور نبی کریم ﷺ کی معرفت رکھنے والوں کا اجماع ---------- 80
- حاصل کلام ---------- 82
- خاتمہ ---------- 84


www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



# عظیم الشان درس

اس درس میں رب سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی وجوہ کمال پر عقلی دلائل سے واضح تنبیہ پیش کی جارہی ہے۔

یہ جان لینا چاہیے کہ یہ مسئلہ علی الاطلاق بڑے اہم اور عظیم الشان مسائل میں سے ایک ہے۔تمام مسائل سے بڑا واجب اور نفع بخش اور واضح مسئلہ ہے جس پر انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں اور اور تمام مرسلین علیہم السلام کا اتفاق ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف سے اپنی امتوں کو پیش کی جانے والی یہ اہم ترین دعوت تھی؛ ہر ایک رسول نے اپنی امت کو یہی دعوت پیش کی تھی کہ [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں]:

﴿اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ [الأعراف ٥٩]

''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود برحق نہیں۔''

انبیائے کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی صفات؛ اس کے انعامات اور احسانات ؛نوازشات اور مہربانیاں بیان کیا کرتے تھے جن سے وہ اپنے کو پہچان سکے؛ اور اس کے سامنے جھکیں اور اس کی عبادت بجالائیں۔

قرآن عظیم میں شروع سے آخر تک اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے؛ اور مختلف دلائل سے اس کا ذکر کیا گیا ہے؛ اور اس کی وضاحت و بیان کے لیے آیات بیان کی گئی ہیں۔یہی حال سنت مطہرہ میں بھی ہے۔

اس درس کا مقصد اس مسئلہ پر نقلی دلائل بیان کرنا نہیں؛ اس لیے کہ کتاب وسنت میں اس مسئلہ پر اتنے براہین و دلائل ہیں کہ جن کا اعداد وشمار ہی ممکن نہیں۔اور نہ ہی ان میں سے بعض کا احاطہ کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ دلائل اتنے واضح ہیں کہ انہیں عوام و خواص سبھی جانتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ اور ان میں سے بعض اپنے مقصد کے بیان کے لیے کافی ہیں۔

لیکن یہاں پر اس درس میں ہمارا مقصود کچھ ہلکا سا ان عقلی دلائل کی طرف اشارہ کرنا ہے جن کی معرفت اور ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں تمام عقلاء بشریت [اہل خرد و دانش] مشترک ہیں۔ اور ان کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جو متکبر اور ہٹ درم ہو؛ اور اس نے دین اور عقل دونوں کو پس پشت ڈال دیا ہو۔

یہ مسئلہ اتنے بڑے واضح ترین اور کھلے ہوئے صاف مسائل میں سے ہے کہ اس پر کوئی دلیل و برہان پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب بھی مؤمن کو دلیل و برہان کی معرفت حاصل ہوتی ہے تو اس کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس کا یقین پختہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس نعمت پر؛ جو کہ سب سے بڑی اور جلیل القدر نعمت ہے؛ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر گزاری بجالاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام اپنی امتوں سے یہ پوچھتے گئے ہیں:

﴿ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ [فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ]﴾ [ابراهيم ١٠]

"کیا اللہ تعالیٰ کی بابت تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کے بنانے والے ہیں۔"

ان سے یہ بات سوالیہ انداز میں اس لیے پوچھی کہ تمام عقلاء کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید فی ربوبیت کا اقرار موجود ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



# اشیاء کی ایجاد اور اس کی تین عقلی اقسام

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں؛ جب آپ اس عالم علوی و سفلی اور ان میں موجود مختلف اور بہت زیادہ مخلوقات کو دیکھتے ہیں؛ اور ان حوادث اور نئے نئے واقعات کو دیکھتے ہیں جو نت ہر گھڑی سامنے آرہے ہیں؛ اگر آپ ان پر صحیح انداز میں غور وفکر کریں؛ تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ ان امور کی عقلی طور پر تین اقسام ہو سکتی ہیں:

پہلی قسم: یہ مخلوقات خود بخود ایجاد ہوگئی ہوں۔ان کو وجود بخشنے والا اور پیدا کرنے والا کوئی خالق و مالک نہ ہو؛ یہ بات محال اور ممتنع ہے۔عقل ضرورت کے تحت اس کا پکا انکار کرتی ہے۔اور یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ جو کوئی ایسی بات کہتا ہے وہ عقل کے بجائے جنون کے زیادہ قریب ہے۔اس لیے کہ جس انسان کی معمولی سی بھی عقل ہو وہ جانتا ہے کہ کوئی بھی چیز بغیر اس کے پیدا کرنے والے کے اور بغیر موجد کے وجود میں ہرگز نہیں آسکتی۔

دوسری قسم: یہ مخلوقات محدث ہوں؛ اور انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی پیدا کر لیا ہو۔یہ بات بھی محال اور ممتنع ہے۔عقل ضرورت کے تحت اس کا پکا انکار کرتی ہے۔اور ہر وہ انسان جس کی عقل معمولی سا بھی کام کرتی ہو؛ وہ یقینی طور پر جانتا ہے کہ کوئی بھی چیز خود اپنے آپ کو پیدا نہیں کرسکتی۔جیسا کہ کوئی چیز بغیر اس کے پیدا کرنے والے کے اور بغیر موجد کے وجود میں ہرگز نہیں آسکتی۔جب یہ دونوں اقسام عقل اور فطرت کے اعتبار سے باطل ٹھہریں تو اب متعین طور پر صرف تیسری قسم ہی باقی رہ گئی۔

تیسری قسم: ان مخلوقات اور حوادث کا ایک خالق ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔کوئی ایجاد کرنے والا ہے جس نے انہیں وجود بخشا ہے۔اور وہ اللہ تعالیٰ رب عظیم ہیں۔ جو کہ ہر ایک چیز کے خالق و مالک اور اس کے متصرف اور تمام امور کے مدبر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس واضح اور کھلی ہوئی عقلی تقسیم پر ہر ایک عاقل کی توجہ دلائی ہے؛ اور اسے آگاہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ○ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَل لَّا يُوقِنُوْنَ○﴾ [الطور ۳۵-۳۶]

''کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود پیدا ہو گئے ہیں ؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں ؟ یا آسمانوں اور زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔''

پس مخلوق کے لیے ایک خالق کا ہونا ضروری ہے۔ کسی اثر کے لیے ضروری ہے کہ اس میں تاثیر پیدا کرنے والا کوئی ہو۔ اور کسی محدث [نئی چیز] کے لیے ضروری ہے کہ اس کا کوئی محدِث [پیدا کرنے والا] ہو۔ اور موجود کے لیے ضروری ہے کہ کوئی اسے وجود بخشنے والا ہو۔ مفعول کے لیے اس کے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔

یہ قضایا بدیہی اور عقلی ہیں۔ ان کا علم رکھنے میں تمام عقلائے بشریت برابر کے شریک ہیں۔ اور یہ سب سے اہم ترین عقلی قضایا [معاملات و مسائل ] ہیں۔ جو کوئی ان میں شک کرے؛ یا ان کے دلائل میں شک کرے؛ تو حقیقت میں وہ اپنی عقل کے خلل اور گمراہی کی دلیل خود ہی پیش کر رہا ہے۔

❀❀❀❀

---

شیخ عبداللہ العقیل حفظہ اللہ فرماتے ہیں: عربوں کو یہ تمام امور معلوم تھے۔ پھر آپ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے؛ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا جب آپ اس آیت پر پہنچے ﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ○ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَل لَّا يُوقِنُوْنَ ○ اَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ﴾ [الطور: ۳۵ - ۳۷] ''کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا آسمانوں اور زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں؟ یا یہ ان خزانوں پر حکم چلانے والے ہیں؟'' ''قریب تھا کہ میرا دل اڑ جائے۔'' [رواہ البخاری ٤٨٥٤]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



# انسان اور کائنات کی پیدائش میں تفکر

میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں؛ ذرا اپنے وجود پر غور وفکر کریں۔ اور اپنی تخلیق کی ابتداء کو دیکھیں۔ پہلے پانی کی بوند سے؛ پھر خون کے لوتھڑے سے؛ پھر گوشت کی بوٹی سے پیدا کیا؛ حتی کہ آپ ایک کامل تخلیق والے انسان بن گئے۔ [1] جس کے ظاہری و باطنی اعضاء مکمل تھے۔ کیا یہ تمام امور آپ کو اس بات پر مجبور نہیں کرتے کہ آپ اس رب کے وجود کا اعتراف کریں جو کہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور جس کا علم ہر ایک چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ جس چیز کو بھی پیدا کرتا ہے اس میں اس کی کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔

اگر تمام کی تمام مخلوق اس نطفہ پر جمع ہو جائے؛ جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق کی ابتداء کی ہے؛ کہ اسے ان مختلف مراحل سے گزاریں اور ایک ایسی ہی قرار کی جگہ پر رکھیں۔ اور اس میں ظاہری اعضاء اور باطنی قوتیں ودیعت کردیں؛ سمع و بصر اور عقل سے مالا مال کر

---

[1] یہ مضمون قرآن مجید میں یوں بیان ہوا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ﴾ [الحج: ٥] ''اے لوگو! اگر تمہیں موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے میں کوئی شک ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے جو منقش بھی ہوتی ہے اور نقش کے بغیر بھی، تا کہ ہم تم پر اپنی قدرت کو واضح کردیں۔ پھر ہم جس نطفہ کے متعلق چاہتے ہیں اسے رحموں میں ایک خاص مدت تک جمائے رکھتے ہیں، پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں، پھر تمہاری پرورش کرتے ہیں تا کہ تم اپنی بھرپور جوانی کو پہنچو۔ پھر تم میں سے کسی کی تو روح قبض کرلی جاتی ہے اور کسی کو انتہائی بڑھاپے تک زندہ رکھا جاتا ہے تا کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے۔ پھر جب ہم نے اس پر مینہ برسایا تو وہ حرکت میں آئی اور پھول گئی اور ہر قسم کی پر بہار چیزیں اگانا شروع کردیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دیں؛ اوران کی ایسی عجیب وغریب پرورش اور ترقی کریں؛ اور انہیں اس عظیم الشان ترکیب کے ساتھ جوڑ دیں؛ اور اعضاء کو اس منظّم و مرتب اور محکم شکل میں ترتیب دیں۔ ہر عضو اپنے مقام کے مناسب جگہ پر ہے۔اگر ساری دنیا کے لوگ اکھٹا ہوکر ایسا کرنا چاہیں تو وہ نہیں کرسکتے۔کیا کسی کا علم یا اقتدار اور قوت انہیں یہ سب کچھ کرنے کے قابل بنا سکتی ہے؟

یہ ایک سنجیدہ اور گہری نظر آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے وجود و عظمت اوروحدانیت کے اعتراف؛ اس کے سامنے خضوع و انکساری؛ اس کی کتابوں اوررسولوں کی تصدیق ومعرفت اور آخرت کے دن پر ایمان کے نتیجہ تک پہنچادے گی۔

آپ ذرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین و آسمان کی حفاظت اور ان کے مابین تمام جہانوں پر غور کریں؛ جن کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تمام چیزیں اپنی بقاء اور استمرار میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کی محتاج ہیں۔ اوران کی حفاظت کے اسباب بھی مختلف ہیں؛اور انتظامات بھی عجیب ہیں۔کیا یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی کمال ربوبیت اوراس کی وحدانیت اور اسکے وسیع علم اور جامع اور کامل وشامل حکمت کی طرف رہنمائی نہیں کرتے ؟۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس واضح دلیل عقلی کی طرف توجہ دلائی ہے؛اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ﴾ [الروم ٢٥]

''اوراس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَ لَىِٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا﴾ [فاطر ٤١]

''بیشک آسمانوں اور زمین اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہیں کہ جنبش نہ کریں اوراگر وہ ہٹ جائیں توانہیں کون روکے اللہ تعالیٰ کے سوا، بیشک وہ علم بخشنے والے ہیں۔''

میرے برادر محترم !اس گھومتے ہوئے فلک پر ذرا غور وفکر کریں۔ کہ ان کی وجہ سے دن اور رات آگے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں۔ وقت اور موسم بدلتے ہیں؛ جس میں بندوں کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



مصلحتوں کا کمال درجہ کا انتظام ہے۔ اور ان کیلئے اتنے فوائد ہیں جن کا اعداد وشمار ممکن نہیں۔

کیا یہ تمام امور بغیر کسی پیدا کرنے والے خالق و مالک کے خود بخود ہی وجود میں آ گئے ہیں؟ [اس نظام کو چلانے والا کوئی نہیں؟]۔ یا پھر کوئی ان کو پیدا کرنے والی؛ ان کی مدبر و متصرف ہستی ہے جو ان کو اس پختگی تک پہنچاتی ہے؛ اور ان تمام چیزوں کو بطریق احسن پیدا کرتی اور درجہ کمال تک پہنچاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [النمل ۸۸]

''یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز، بیشک اسے تمہارے کاموں کی خبر ہے۔''

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت سے سرفراز فرمائیں! دیکھیں: اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو اس کی ضرورت کے مطابق ہدایت دی ہے۔ اور پھر ہر مخلوق کو اس کی وہ مصلحت و منفعت اور ضرورت سدھائی ہے جس کے بغیر اس کی بقا ممکن نہیں۔ حتی کہ چھوٹے اور بڑے بے زبان جانور؛ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی الہام کیا ہے؛ اور ہر اس چیز کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے جس میں اس کی منفعت اور بقاء کا راز مضمر ہے۔ اور اس کے لیے اس کی معاش اور روزی کے اسباب آسان فرمائے ہیں۔ اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے سدھائے ہیں۔

جو کوئی اس عام ہدایت پر غور وفکر کرے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے لیے مہیا کر رکھا ہے؛ اور جو کچھ ان مخلوقات کو ایسا عجیب و غریب الہام کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ان مخلوقات کی اپنی منفعتوں اور مصلحتوں تک رسائی ممکن ہے؛ تو انسان یقینی طور پر جان لے گا کہ مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بہت بڑی اور بہت زیادہ ہیں۔ اور اسے پختہ یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کی تربیت و پرورش کرنے والے؛ ہر مخلوق کے خالق؛ اور ہر چیز کے روزی رساں ہیں۔ وہ ہستی جسے تمام مخلوقات کا علم ہے؛ اور اس نے ان مخلوقات کو اتنا ذہن دیا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے نفع ونقصان کو سمجھ سکتی ہیں۔ یہ ایک واضح اور صاف کھلی عقلی دلیل ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وعظمت اور کمال پر دلالت کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے؛ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی﴾ [طه ۵۰]

''ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی پھر راہ دکھائی۔'' ❶

کیا مختلف حیوانات میں یہ ہدایت اور الہام؛ اپنی منفعتوں کا حصول اور ضرر سے اجتناب اور دوری؛ اپنی اولاد کے ساتھ محبت و شفقت؛ اور ان کی مصلحتوں کی رعایت اور واجبات کا قیام یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جائیں؛ کیا یہ سب کچھ خود بخود ہو جاتا ہے؟

یہ محبت اور رحمت جو اللہ تعالیٰ نے حیوانات کے دلوں میں ڈالی ہوئی ہے؛ وہ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت اور اس کے شامل علم و حکمت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

❀❀❀❀

---

❶ حسن تخلیق و ہدایت ربانی: اللہ تعالیٰ کی حسن تخلیق اور پھر اس ایجاد میں عمدگی اور پختگی؛ نفاست و معیار ہر ایک چیز اپنی زبان حال سے بول بول کر اپنے خالق و مالک؛ مدبر و منظم؛ متصرف اور قانون ساز کے وجود کا اظہار کر رہی ہے۔ آپ اپنی آنکھوں، دماغ اور جوڑوں کی ترکیب کو دیکھئے۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے کس خوبصورت اور بہترین انداز میں پیدا کر کے اعلیٰ ترکیب کیساتھ یہ انعام کیا ہے۔ سورج اور چاند ستاروں کو دیکھئے ان کی دوریاں اور ضخامت اور حجم اور پھر ان میں سے ہر ایک کا اپنے مقررہ مدار میں مسلسل حرکت میں رہنا یہ اس عظیم اور قادر مطلق کی قدرت اور حکمت کی اور اس کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ﴾ [ملک ۳] ''کیا آپ رحمن کی تخلیق میں کچھ نقص دیکھ رہے ہیں؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو کوئی شگاف نظر آتا ہے؟'' ہدایت ربانی سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کے پیدا کئے جانے کے مقصد کی طرف ہدایت کا دیا جانا؛ اس چیز کا ان افعال کو بطریق احسن انجام دینا ہے۔ جیسا کہ دل اپنا کام بغیر بتانے والے کے کر رہا ہے۔ کلیجہ اور تلی، اعصاب اور معدہ، اور دیگر اعضاء اپنے اپنے وظائف کو بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔ ایسے ہی چرند، پرند اور باقی مخلوقات کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل ہے۔ چاند سورج اور ستاروں کو بھی ہدایت ربانی سے مستفید ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی ۝ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی﴾ (اعلی ۱-۳) ''اپنے رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح بیان کیجئے جس نے پیدا کیا اور برابر کیا، اور جس نے اندازہ لگایا اور ہدایت دی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# عموم رحمت ربانی

اللہ تعالیٰ آپ رحمت فرمائیں؛ اور اپنی خصوصی عنایات سے نوازیں؛ ذرا اللہ تعالیٰ کی ان وسیع رحمتوں کو دیکھیں جو کہ پورے جہاں کے کونے کونے میں ہیں اور ہر گھڑی؛ ہر وقت ہر حال میں تمام مخلوقات کے لیے عام ہیں۔

اس نے اپنی رحمت سے مخلوقات کو وجود بخشا؛ اور اپنی رحمت سے ان کی حفاظت فرمائی اور ان کو بقاء بخشی؛ اور اپنی رحمت سے انہیں ہر وہ چیز عنایت کی جس کی انہیں ضرورت تھی؛ اور ان پر اپنی ظاہر و باطنی نعمتوں کی بارش کردی۔ کسی مخلوق کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ پلک جھپکنے کی مقدار وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے باہر ہو سکے۔ اس کی رحمتیں ہر طرح اور ہر طرف سے مختلف نوعیت کی ہیں۔

دین اور دنیا کے امور کی تعلیم کی نعمت؛ بدن میں عمومی عافیت کی نعمت؛ اور خصوصاً ہر عضو اور قوت کی نعمت؛ اولاد اور اہل خانہ اور دوست و احباب کی نعمت؛ وسیع رزق؛ کھیتی باڑی؛ کاشتکاری؛ پھلوں اور فصلوں کی نعمتیں؛ مختلف قسم کے نفع بخش مویشیوں کی نعمت۔ گھر بار؛ جائداد اور ہر قسم کے سامان لذت و عیش اور راحت کی نعمتیں۔

وہ نعمتیں جن کی بدولت فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نقصان سے بچا جاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں ان کے مولیٰ و خالق اور انعام کرنے والے کی وحدانیت؛ اور اس کے کرم کی وسعت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اس کے شکر کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی و انکساری اور صرف اس کی رضا کے لیے اعمال کی بجا آوری کو واجب کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل ۱۷]

"تو کیا جو پیدا کرتا ہے وہ اس جیسا ہے جو پیدا نہ کرے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ﴾ [النحل: ۵۳]

"اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# پریشان حال افراد کے احوال پر نظر

پھران پریشان حال لوگوں کے احوال پر نظر کیجیے؛ جو کہ ہلاکتوں میں پڑے ہوتے ہیں؛ اور انتہائی خطرناک حالات کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور فقر و فاقہ نے ان کی کمر توڑ دی ہوتی ہے۔ یا پھر کسی انتہائی لاعلاج مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی ضرورتیں اور حاجتیں انہیں کیسے اللہ تعالیٰ معبود برحق کی بارگاہ کی طرف مجبور کرتی ہیں۔ وہ اس کی بارگاہ میں اپنے افتقار اور ضرورت کا سوال کرتے ہیں؛ اس سے استطاعت طلب کرتے ہیں؛ وہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور ان کی مشکلات کو ختم کرتے ہیں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔

کیا اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت؛ اس کی بہت بڑی رحمت اور وسیع و شامل علم؛ انتہائی دقیق ولطیف مہربانی کی بہت بڑی دلیل نہیں ہے؟۔ کہ وہ تمام مخلوقات کا ملجاء و ماویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقلی دلیل و برہان کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾ [النمل: ٦٢-٦٣]

''بھلا کون ہے جو لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کردیتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کے جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ ہے؟ تم لوگ تھوڑا ہی غور کرتے ہو۔ بھلا کون ہے؟ جو تمہیں خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے [1] اور اپنی رحمت سے پیشتر

[1] رات کی تاریکی میں راہ معلوم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چاند اور ستارے بنا دیئے۔ جن کی گردش ⇦⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہواؤں کو بشارت کے طور پر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ ہے؟ اللہ اس شرک سے بہت بلند ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ [العنكبوت ٦٥]

---

⇦⇦ کے لئے مقررہ شدہ ضابطوں کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اس قدرتی نظام کا ہر فائدہ انسان کو پہنچتا ہے۔ ان سے اوقات بھی معلوم ہوسکتے ہیں اور سفر کی سمت بھی۔ علاوہ ازیں اسے ان سیاروں کی روشنی سے راستے نظر بھی آتے ہیں۔ یہ سارا نظام تو اللہ نے بنایا جس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ لیکن اللہ کی عبادت کے وقت تو تم اسے بھول جاتے ہو۔ یا دوسروں کو بھی اس کا ہمسر قرار دے کر انھیں بھی مستحق عبادت سمجھنے لگتے ہو۔ اپنے اردگرد اتنی خوبصورت کائنات کا مشاہدہ کرو۔ اتنے اونچے اونچے پہاڑ' بہتے اور بل کھاتے ہوئے دریا' ہری بھری اور لہلہاتی ہوئی وادیاں' ہرے بھرے کھیت، رنگ برنگ شجر و حجر، ایک ہی کھیت میں اگنے والی اشیا میں تنوع، مثلاً: ایک کھیت میں بیک وقت ایک ہی جگہ کھیرا اور کدو' سرسوں اور پالک' مولی اور گاجر' ناشپاتی اور سیب پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کی زمین ایک ہے، اور ایک ہی ذریعہ سے سب کی بیجائی اور آب رسانی کی جاتی ہے، ایک ہی سورج سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔ مگر ان تمام اشیا کے ذائقے مختلف' خواص اور فائدے مختلف' رنگ اور اشکال مختلف ہیں۔ بلکہ ایک ہی جگہ دو مختلف چیزیں ہیں مثلاً: اخروٹ کے درخت پر انگور کی بیل ہے دونوں کی جڑیں ایک ہی جگہ سے ایک ہی طرح کی غذا حاصل کر رہی ہیں مگر دونوں کے ذائقے اشکال اور قوت میں عجیب فرق ہے ممکن ہے آپ اخروٹ کو بغیر کسی تکلیف کے سالہا سال تک محفوظ رکھ سکیں، مگر انگور کا معاملہ بالکل الٹ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سی غیبی قوت جس نے یہ تمام زندہ چیزیں ایک مردہ دانے سے پیدا کر کے اس میں اتنے کمالات بھر دیے۔ کیا یہ سارے کے سارے کام از خود انجام پا گئے؟ کیا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر خود ہی حرکت میں آتا ہے اور خود ہی رک جاتا ہے؟ کیا یہ شمس وقمر خود ہی طلوع وغروب ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ اس تمام کائنات کے ماوراء ایک اور غالب قوت ہے جو اس تمام نظام کو چلا رہی ہے یہ قوت کون ہے؟ آیا یہ ایک ہی ذات ہے جو یہ تمام کام سرانجام دے رہی ہے یا بہت ساری ذاتیں ہیں جو اس نظام کو چلا رہی ہیں؟۔ اس کا جواب ہمیں قرآن میں ملتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ○ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○﴾ (بقرة ١٦٣ - ١٦٤) تم سب کا معبود برحق ایک ہی معبود ہے، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ بہت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش' رات ⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



''پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کی مکمل حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے خالصتاً اسے ہی پکارتے ہیں اور جب وہ انھیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو اس وقت پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ [یونس ۲۲-۲۳]

⇦⇦ اور دن کا ردوبدل' کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزیں لیکر سمندروں میں چلنا' اور آسمان سے پانی (بارش) کا اتارنا' اور پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دینا' اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کا پھیلا دینا' اور ہواؤں کے رخ کا بدلنا' اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر چلتے ہیں، ان سب میں عقلمندوں کیلئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔'' ان آیات مبارکہ میں اگر ایک سلیم الطبع انسان غور کرے تو قدرت الٰہی کے اسرار اس پر نمایاں ہوتے ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کتنے خوبصورت انداز میں اپنے وجود اور اپنی عظیم قدرت پر دلائل لاکر لوگوں کی عقل کو متوجہ کیا ہے ۔اور یہ وہ عظیم الشان امور ہیں جن پر کائنات کی تخلیق وتدبیر اور نظم ونسق کا دار و مدار ہے۔ (۱): آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش اور ان کے اس سارے عظیم نظام کی دیکھ بھال' کبھی بھی اس نظام میں خلل واقع نہیں ہوا۔ (۲): رات و دن کا یکے بعد دیگر آنا' دن میں روزی کمانے اور دوسرے امور زندگی نبھانے کیلئے روشنی مہیا کرنا' اور سکون کیلئے رات کو اندھیری کر دینا؛ رات اور دن کے اوقات کا بدلنا جس کی وجہ سے موسم بدلتے ہیں اور اس لحاظ سے مختلف اوقات میں مختلف انواع واقسام کے پھلوں اور اجناس کا حصول ممکن ہے۔ (۳): سمندر میں کشتیوں اور جہازوں کا چلنا، جن کے ذریعے نہ صرف تجارتی سفر ہوتے ہیں بلکہ ہزاروں ٹن سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ (۴): زمین کی شادابی کے لئے بارش کا نزول جس کی وجہ سے نہ صرف لاکھوں کھیت آباد ہیں۔ بلکہ چرند و پرند' شجر و حجر ہر ایک اس نعمت الٰہی سے برابر مستفید ہوتا ہے۔ اور ان کی حیات کی رونقیں بحال ہیں۔ (۵): اس بارش کے پانی کی وجہ سے زمین میں مختلف قسم کے جانوروں کی پیدائش اور ان کی حیات کی بقاء؛ جو نہ صرف نقل مکانی، بوجھ رسانی اور جنگوں میں کام آتے ہیں بلکہ مختلف ذرائع سے ان خوراک بھی حاصل کے جاتی ہے ۔اور مختلف فصلیں بھی اسی بارش کے پانی کی بدولت حاصل ہوتی ہیں۔ (۶): اور پھر اس بارش کے پانی کو مقررہ نظام کے اندر رہتے ہوئے فائدہ مند بنا کر اس سے زمینی حیات کو زندگی بخشنا۔ ایسا بھی ہوسکتا تھا کہ یہ بارش کا پانی سیلاب بن کر تباہی پھیلا دے۔ (۷): ہوا جس کی وجہ سے زندگی اور بقا ہے اگر یہ ہوا نہ ملے تو سانس بند ہوجائے اور زندگی ختم ہوجائے۔ اور اگر ہوا مناسب مقدار میں نہ ہو تو حیاتِ ارضی میں بہت بڑا خلل واقع ہوجائے۔ اب یہی ہوا گرم بھی ہے اور سرد بھی' نفع مند بھی ہے' اور نقصان دہ بھی' غرضیکہ اس میں زندگی کی اکثر ضروریات رکھ دی گئی ہیں۔ (۸): اور یہ بادل جن کو تم آسمان پر دیکھتے ہو، انہیں سورج سمندر سے ڈول بھر بھر کے اٹھاتا ہے، اور پھر ہوائیں ⇦⇦⇦

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



''اگر تو نے ہمیں اس طوفان سے بچا لیا تو ہم شکر گزار بن کر رہیں گے۔ پھر جب اللہ نے انہیں بچا لیا تو فوراً حق سے منحرف ہو کر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں۔'' ❶

یہ قسم بے بس اور لاچار لوگوں کے احوال کا خلاصہ ہے؛ جس کا مشاہدہ مخلوق اپنی آنکھوں سے کرتی ہے۔ اور یہ اتنے واقعات ہیں جن کا اعداد و شمار ممکن نہیں۔ یہ حقیقت انسان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اعتراف پر مجبور کرتی ہے۔

ان تمام امور/باتوں کی وجہ یہ ہے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ربوبیت میں وحدانیت کے اعتراف و اقرار پر پیدا کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی نفع و نقصان دینے والے ہیں؛

⇦⇦ انہیں لیے لیے پھرتی ہیں' اور ان کا بوجھ محسوس نہیں کرتیں۔ وہ بادل صرف اور صرف اللہ کے حکم سے مقررہ جگہ پر ہی برستے ہیں۔ اگر یہ تمہاری مرضی کے تابع ہوتے؛ یا ان پر کسی کا اللہ کے علاوہ بس چلتا' تو تمہاری خواہشات کی مخالفت نہ کرتے۔ کیونکہ اسی پانی پر ہر چیز کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اگر یہ پانی نہ ہوتا تو نظام زندگی درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ جو سورج سمندر سے ہزاروں ٹن پانی اٹھا لیتا ہے' وہ ہمارے ان چھوٹے چشموں کو بھی خشک کر سکتا تھا' مگر رحمتِ الٰہی نے ایسے نہیں ہونے دیا؛ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نظام ربوبیت کا حصہ ہے کہ ہر ایک چیز کو اس کی ضرورت کا سامان فراہم کرے۔

❶ مصنف رحمہ اللہ نے یہاں پر آیات کے جزء سے استدلال کیا ہے؛ قرآن میں پورا مضمون یوں بیان ہوا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۰ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [یونس ۲۲-۲۳] ''وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں سیر کراتا ہے۔ حتی کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور ذرا بے بس و بے کس اور لاچار لوگوں کے احوال کا بغور مشاہدہ کریں؛ جب حالات انہیں انتہائی درجہ کا مجبور کر دیتی ہیں؛ اور پریشانیاں اسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہیں؛ تو ان کے دل کیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگ جاتے ہیں؛ اور ان کی زبانیں بے ساختہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے لگتی ہیں؛ اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے مراد کی بار آوری اور مشکلات سے نجات کی ایسی پر امید کرن پیدا ہوتی ہے؛ جو ان کے اللہ تعالیٰ سے دائیں بائیں نہیں ہٹا سکتی۔ اس لیے کہ انسان یہ بات لازمی طور پر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو مخلوقات کی مشکلات کو دور کرے؛ جو تنگیوں سے نجات عطا فرمائے؛ اور نہ ہی اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ ہی کوئی ٹھکانہ اور جائے امید۔ وہ کشتیاں بادِ موافق سے انہیں لے کر چلتی ہیں ⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور ان کے ہاتھوں میں ہر چیز کی ملکیت و بادشاہی ہے۔ کیا کوئی انسان ان چیزوں کا انکار کرسکتا ہے؟۔ سوائے اس شخص کے جس کی فطرت میں خلل پیدا ہوگیا ہو؛ اور فاسد خیالات اور ارادوں اور بری نیت نے اس کی عقل کو خراب کر کے رکھ دیا ہو۔

مخلوقات ہر حال میں اپنی زبان حال و مقال سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سائل و منگتے ہیں۔ اور وہ ہستی ان کے مطالبات پورے کرتی ہے۔ اور ہر پریشانی میں ان کے کام آتی ہے؛ خواہ وہ اس میں رغبت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ اور بھلے پریشانی اور دکھ و تکلیف کی حالت میں اس کی پناہ کے طلبگار نہ ہوتے ہوں۔

کتنی ہی پریشانیاں اور مشکلات ختم ہوتی ہیں؛ اور کتنی ہی دکھوں کا مداوا اور زخموں کی مرہم ہوتی ہے؛ مطلوب کو پانے میں آسانی ہوتی ہے؛ بے کس و بے بس کی امداد ہوتی ہے۔ ہلاکت میں گرفتار لوگوں کو نجات ملتی ہے۔ ان تمام لوگوں کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فقر و نیاز مندی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے؛ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام سے غنی اور بے نیاز ہیں۔ اس کا انکار کوئی بڑے سے بڑا منکر اور متکبر بھی نہیں کرسکتا۔

⇦⇦⇦ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں کہ یکدم ان کشتیوں کو آندھی آلیتی ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپیڑے لگنے شروع ہوجاتے ہیں اور انہیں یقین ہوجاتا ہے کہ اب گھیرے میں آگئے تو اس وقت عبادت کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ: ''اگر تو نے ہمیں اس طوفان سے بچالیا تو ہم شکرگزار بن کر رہیں گے۔'' پھر جب اللہ نے انہیں بچالیا تو فوراحق سے منحرف ہوکر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! دھیان سے سن لو تمہاری سرکشی کا وبال تمہی پر پڑے گا۔ دنیا کی زندگی کے چند روزہ مزے لوٹ لو۔ پھر تمہیں ہمارے پاس ہی آنا ہے اور ہم تمہیں بتادیں گے کہ تم کیا کرتے تھے۔'' ذرا تمام مخلوقات کو دیکھیں! یہ کیسے ہر ایک چیز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محتاج ہیں۔ وہ اپنے پیدا ہونے اور وجود میں آنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔ اپنی بقاء اور رزق رسانی میں؛ اس کی مدد کے محتاج ہیں۔ ہر قسم کے فائدہ کے حصول اور نقصان سے نجات اور دوری کے لیے اسی کے محتاج ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# اللہ تعالیٰ اور دعاؤں کی قبولیت

توحید ربوبیت کے دلائل و براہین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔مخلوق اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتی کہ اللہ تعالیٰ مانگنے والوں کو کتنا نوازتے ہیں۔ کتنے دعائیں کرنے والوں کی دعائیں قبول فرماتے ہیں؛ خواہ وہ نیک ہوں یا بدکردار؛ مسلمان ہوں یا کفار[ مگر اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں سنتے ہیں]۔

مخلوق اپنی کتنی ہی مطلوبہ چیزوں کو پالیتی ہے؛[ اور ان کے مقاصد پورے ہوجاتے ہیں ]جن کی بار آوری کے لیے ان کے پاس دعا؛ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر امید کے علاوہ کوئی وسیلہ نہیں ہوتا۔

اس دلیل کا ہر وقت مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔اس کا انکار صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو کہ متکبر و منکر اور ہٹ دھرم ہوں۔

لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے دینی مقاصد کے لیے دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ دنیاوی مقاصد کے لیے دعائیں کرتے ہیں؛ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں سنتے اور قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا﴾

[البقرة ۲۰۰-۲۰۲]

’’پھر لوگوں میں کچھ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں سب کچھ دنیا میں ہی دے دے۔ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔اور کچھ ایسے

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com



ہیں جو کہتے ہیں :اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ایسے لوگوں کا اپنی اپنی کمائی کے مطابق دونوں جگہ حصہ ہے۔'' [1]

❀❀❀❀

[1] ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ لوگ دعا کرتے ہیں: تو ان کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں ؛غموں سے نجات ملتی ہے، مشکلات ختم ہوتی ہیں، امیدیں برآتی ہیں ۔آخر کون ہے جو دعاؤں کو قبول کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (نمل) ''کیا وہ جو بے کس کی پکار کو جب وہ اسے پکارے؛ اور تکلیف کو دور کرتا ہے، اور وہ تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے ،کیا اللہ تعالیٰ کیساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔'' جب بیشتر اوقات انسان بھلائی کے حصول اور مفاسد سے دفاع کی تمام تر کوششوں میں جب اپنی ذاتی جدو جہد سے ناکام ہوجاتا ہے تو اس وقت یہ نکتہ عیاں ہوتا ہے کہ اصل میں ساری کوششوں میں رنگ بھرنے اورانہیں کارگر بنانے والی کوئی ہستی موجود ہے جو اس سارے نظام کو چلا رہی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (یونس: ۱۰۷) ''اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہے تو اُس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے وہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات

توحید ربوبیت کے دلائل و براہین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پر جو معجزات وخوارق اور قطعی دلائل ظاہر کیے ہیں۔اور انہیں دنیا میں عزت و سربلندی سے نوازا اور ان کی مدد فرمائی؛ اور ان کے لیے اچھے انجام رکھے۔ان کے دشمنوں کو نیست و نابود اور ناکام و نامراد کیا؛ اور انہیں طرح طرح کا عذاب دیا۔

یہ امور خواص وعوام میں متواتر کی حد تک معروف ہیں۔جنہیں صدیوں سے لوگ نسل درنسل نقل کرتے چلے آرہے ہیں۔ جو کہ اب چاند وسورج سے بھی زیادہ روشن دلیل کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

یہ تمام معجزات اس رب کی ربوبیت اور وحدانیت ؛اس کی بادشاہی و سلطان ؛ کمال قدرت وسعت علم وحکمت کے دلائل ہیں جس نے ان انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ان کا انکار صرف منکر ومتکبر ہی کرسکتا ہے۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

## آسمانی کتابیں اور سنت نبویہ ﷺ

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بڑے اور اہم ترین دلائل میں سے ہیں؛ کہ جو کتابیں اور شرائع اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام پر؛ اور خصوصاً جو کتاب محمد ﷺ پر نازل فرمائی ہیں۔ یہ عظیم الشان کتاب اور سنت مطہرہ؛ اور کامل شریعت ہے جس میں مخلوق کی اصلاح و بھلائی ہے۔ اور اس پر دین و دنیا قائم ہے۔

اس عظیم الشان کتاب میں وہ دلائل و براہین اور معجزات ہیں کہ کوئی بیان کرنے والا انہیں بیان نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی کوئی ان کے اوصاف اور مقدار کا احاطہ کرسکتا ہے۔ اور یہ نشانیاں ہر وقت موجود ہیں جن میں تمام مخلوق کو ان کے دین و مذہب اور قوم و نسل کے اختلاف کے باوجود چیلنج کیا گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کی عاجزی اور درماندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾ [فصلت ۵۳]

''عنقریب ہم انہیں کائنات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے (1) اور ان کے اپنے اندر بھی، یہاں تک کہ ان پر واضح ہوجائے گا کہ یہ قرآن حق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ آپ کا رب ہر چیز پر گواہ ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى

(1) آفاقی آیات سے مراد کائنات میں ہر سو بکھرے ہوئے عجائبات اور آیات انفس سے مراد انسان کے اندر کی دنیا ہے۔ اس کائنات میں اور انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی لاتعداد نشانیاں موجود ہیں۔ جو قرآن کے بیان کی صداقت پر گواہی دیتی رہے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



لِلْمُسْلِمِیْنَ﴾ [النحل۸۹]

'' اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کی وضاحت اور مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔'' ❶

اور جو کوئی قرآن کے محتویات [اس میں شامل مضامین ] پر غور کرے گا؛ وہ دیکھے گا کہ اس میں سچی خبریں؛ عادلانہ احکام؛ محکم شرائع؛ اصلاح عامہ؛ دینی اور دنیاوی مصلحتوں کا حصول؛ اور نقصان سے نجات؛ خیر عظیم اور ہدایت؛ اور مطلق طور پر کامل اصلاح پر غور وفکر کریگا وہ اس بات کے اعتراف پر مجبور ہوگا کہ یہ کتاب حکمت والے قابل تعریف رب کریم سجانہ و تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

ایسے ہی جو کوئی سنت مطہرہ اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے پیغام؛ ہر معاملہ میں کامل شریعت؛ دین قویم اور صراط مستقیم پر غور وفکر کرے گا تو بعض چیزوں کے حقائق ہی اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت کے اعتراف پر مجبور کردیں گے۔ کہ یہ شریعت بنانے والے رب سبحانہ وتعالیٰ بہت ہی عظمت والے اور علیم وحکیم ہیں؛ اور تخلیق وتدبیر ہر امر میں ان کی حکمت کارفرما ہے۔

❀❀❀❀

---

❶ یعنی دین کے اصول وفروع دنیا وآخرت کے احکام اور ہر وہ چیز جس کے بندے محتاج ہیں اس کتاب میں واضح الفاظ ومعانی کے ساتھ مکمل طور پر بیان کردی گئی ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کریم میں بڑے بڑے امور کو بتکرار بیان کیا ہے جن کے بارے میں قلب کو ہر وقت اور ہر گھڑی تکرار اور بار بار دہرانے کی ضرورت ہے۔ یہ ان کے لئے رحمت ہے جس کے ذریعے سے وہ دنیا وآخرت کی ہر بھلائی حاصل کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے سے جو علم نافع اور علم صالح حاصل کرتے ہیں وہی ہدایت ہے۔ دنیا وآخرت کا جو ثواب اس پر مترتب ہوتا ہے مثلاً اصلاح قلب؛ اطمینان قلب اور نیکی وغیرہ وہی رحمت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل :

# فطرت سلیم اور اللہ تعالیٰ کا اعتراف

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ: صحیح عقل اور فطرت سلیمہ مجبور کرتی ہیں کہ انسان اپنے خالق و مدبر کی وحدانیت؛ اس کی کمال قدرت؛ اور نفوذ و مشیئت کا اعتراف کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مخلوق کو ہر وقت اس بات کی حاجت رہتی ہے کہ انہیں فائدہ حاصل ہو اور وہ نقصان سے بچ جائیں۔

اور ہر عاقل یہ بات بھی جانتا ہے کہ نفوس کی اپنے خالق اور الہ کی طرف حاجت تمام حاجات اور ضروریات سے بڑھ کر ہے۔ عقل اس بات کا اعتراف کرنے کے لیے بے چین و بے قرار اور مجبور ہے کہ اس کا خالق و مالک؛ اسے باقی رکھنے والی ہستی؛ اور ہر نفع و نعمت سے اس کی مدد کرنے والی ہستی صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ [الروم ٣٠]

''یہی فطرت الٰہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی اس خلقت میں کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا یہی درست دین ہے۔'' [1]

www.kitabosunnat.com

[1] یہ مسئلہ توحید فطری دین ہے جس پر اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا فرمایا۔ اس لیے اللہ کی فطرت کو مت بدلو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ یہ توحید ہی دین قیم اور صراط مستقیم ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے جاہل اور بے خبر ہیں۔ فطرت اللہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید مراد ہے جس کی قابلیت و استعداد اللہ تعالیٰ نے ہر بچے کی فطرت اور خلقت میں ودیعت فرمائی ہے؛ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((کل مولود یولد علی الفطر اسلام فأبواہ یہودانہ أو ینصرانہ اور یمجاسنہ .)) [رواہ البخاری] ''ہر بچہ اسلامی فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی، یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔'' اس سے معلوم ہوا کہ یہاں فطرۃ اللہ سے دین توحید، اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت اور پکار ہی مراد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اس فطرت سے صرف وہی لوگ بہک کر باہر ہوئے ہیں جنہیں شیاطین نے گمراہ کیا ہے۔ ❶ اور انہیں فطرت سلیمہ سے ہٹا دیا۔ اسے فاسد عقائد اور برے اور گمراہ کن خیالات؛ بری سوچ وفکر اور غلط نظریات سے بدل ڈالا۔

اگر انہیں ان کی فطرت پر چھوڑ دیا جاتا تو وہ اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف مائل نہ ہوتے۔ نفع کے حصول اور نقصان سے نجات کے لیے صرف اسی کی بارگاہ میں رجوع کرتے؛ اور اسی کو اپنا معبود برحق سمجھ کر اس کے سامنے جھکتے اور خشوع و خضوع اور عاجزی وانکساری کے ساتھ اس کی عبادت بجالاتے۔

❀❀❀❀

---

❶ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''سنو میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھا دوں کہ جن باتوں سے تم لاعلم ہو۔ میرے رب نے آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھا دیں ہیں میں نے اپنے بندے کو جو مال دے دیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے۔ اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے۔ لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آکر انہیں ان کے دین سے بہکاتے ہیں۔ اور میں نے اپنے بندوں کے لئے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کے لئے حرام قرار دیتے ہیں۔ اور وہ ان کو ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی حجت (دلیل) میں نے نازل نہیں کی......۔'' آگے چل کر آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ تین قسم کے ہیں: ا۔ حکومت کے ساتھ انصاف کرنے والے صدقہ وخیرات کرنے والے توفیق عطا کئے ہوئے۔ ۲۔ وہ آدمی کہ جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو۔ ۳۔ وہ آدمی کہ جو پاکدامن پاکیزہ خلق والا ہو اور عیالدار بھی ہو لیکن کسی کے سامنے اپنا ہاتھ نہ پھیلاتا ہو۔'' یہ تین باتیں صرف عمومی فائدہ کے لیے نقل کردی ہیں؛

شائد کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# نیکوکاروں کے لیے جلدی ثواب اور بدکاروں کو مہلت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اوراس کے لطف وکرم کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جوانعام واکرام اللہ تعالیٰ نے اپنے خونی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والوں؛ اور بے کس و بے سہارا محتاجوں کے ساتھ احسان کرنے والوں پر کر رکھا ہے کہ انہیں دنیا میں جلدی بھی اس خرچ کرنے کا بدلہ ملتا ہے؛ جو کہ اللہ تعالیٰ کا جود وکرم اور احسان ہے؛ اور اس کے لیے اس احسان کرنے کی وجہ سے رزق کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں؛ اور اس کے لیے بہت ہی پاکیزہ اور خوشگوار اسباب پیدا کر دیے جاتے ہیں۔

ایسے واقعات پر غور وفکر کرنے والے جانتے ہیں کہ اس کا سبب نیک اعمال: صلہ رحمی اور احسان؛ اور نیکیاں ہوتی ہیں۔کیا یہ تمام باتیں اس چیز پر دلالت نہیں کرتیں کہ اللہ تعالیٰ ہر نفس پر اور اس کے اعمال پر نگہبان ہیں [اور اسے دیکھ رہے ہیں]۔اور یہ جلدی ملنے والی جزاء وثواب آخرت میں ملنے والی جزاء وثواب کا محض ایک نمونہ اور مثال ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے ثواب اور بدلہ کی اتنی زیادہ تعداد اور مختلف اقسام ہیں جو کسی اعداد وشمار میں نہیں آتی۔لوگوں نے اس سلسلہ میں بڑے عجیب وغریب واقعات کا مشاہدہ کیا ہے؛ جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق ہے:

﴿وَ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ وَ ہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ﴾[سبأ ۳۹]

”اور جو تم خرچ کرو گے سو وہ اسکا عوض دیگا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ﴾ [ابراھیم: ۷]

”اگر تم شکر گزاری کرو گے؛ تو میں ضرور تمہیں زیادہ دوں گا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



پس احسان کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے کتنے بڑے احسانات ہیں؛ اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کتنا ہی نوازتے ہیں۔ اور اپنے خونی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والوں کی کتنی ہی دلجوئی اور پریشانیوں کا ازالہ کرتے ہیں۔

اس دلیل کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ: وہ سزائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی راہ سے بغاوت کرنے والوں ؛قطع رحمی کرنے والوں؛ ظالموں اور مجرموں کو ان کے جرائم کے حساب سے دیتے ہیں۔ یہ ایسی سزائیں ہیں جن کا مشاہدہ لوگ اپنی آنکھوں سے کر چکے ہیں ۔ اور انہیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ ان کے اس جرم کا بدلہ اور سزا ہے۔

جو کوئی ایسے واقعات سنے اور ان پر غور فکر کرے؛ تو وہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی کارگری اور اس کی تدبیر و تخلیق کا ان کے اچھے اور برے اسباب کے ساتھ ربط اور تعلق کو جان لے گا۔ اور اسے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت؛ ان کی ربوبیت ؛ اور کمال عدل وسعت فضل کا علم بھی حاصل ہو جائے گا۔ یہ اس علم پر زائد ہے کہ یہ دلائل اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں۔

اس لیے کہ ہر وہ چیز جو کہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف اور افعال پر دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے اثبات اور اس کے واجب الوجود ہونے کو بھی متضمن ہے۔ اور اس کو یہ بھی پختہ اور کامل علم یقینی حاصل ہو جائے گا کہ عالم بالا اور عالم سفلی اپنے وجود اور بقاء میں اور اپنی حفاظت و امداد اور دیگر ہر چیز میں بارگاہ الٰہی کی محتاج ہیں۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



فصل: سابقہ عنوان کے تابع

# معرفت الٰہی کے وسیع اور غیر منحصر طریقے

یہ جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے طریقے بہت زیادہ اور وسیع ہیں۔ یہ سب مخلوق کی ان طرق کی طرف حاجت اور ضرورت کے اعتبار سے ہے۔ اور ہر ایک انہیں اپنے اپنے انداز بیان سے تعبیر کرتا ہے۔ یہ طریقے پیش آمدہ حال اور غالب امور کی مناسبت سے یا تو کلی ہوتے ہیں یا پھر جزی۔

اگر ایسا نہ ہو تو ہر وہ چیز جو دل میں کھٹکتی ہے؛ اور وہ ہر وہ منظر جس کا آنکھ مشاہدہ کرتی ہے؛ اور ہر وہ احساس جسے حواس اور مشاعر محسوس کرتے ہیں؛ اور ہر متحرک اور ساکن؛ اور تمام حیوانات اور جمادات؛ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت کے دلائل اور نشانیاں ہیں۔

في كل شيءٍ له آية تدل على أنه واحد [1]

''ہر چیز میں ایک نشانی ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بیشک اللہ ایک ہے۔''

---

[1] اس اتنی بڑی کائنات میں موجود ہر چیز کا ایک مقررہ نظام اور نپا تلا انداز؛ دنیا کی ہر چیز اور اس میں پوشیدہ حکمت و اسرار خوبصورت اور خوش نما ہیں، جو اپنے خالق و مالک کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں کہ اتنے بھرے جہاں کا نظام ٹھیک ٹھیک چلانے والا کوئی ہے۔ روز مرہ انسانی معمولات کے اندر بھی اگر جھانک کر دیکھیں تو ماں کی شفقت، بہن کی محبت، بیوی کی الفت و رفاقت، دوست کی چاہت، والد کی رحمت و تربیت، بھائی کی اخوت آخر یہ سب چیزیں کیسے پیدا ہوگئیں؟۔ یہ سب کچھ از خود وجود میں نہیں آ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿هَـٰذَا خَلْقُ اللَّـهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (لقمان: ۱۱) ''یہ اللہ کی تخلیق ہے تو مجھے دکھاؤ کہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؛ بلکہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔''

فيا عجباً كيف يعصى الإله
أم كيف يجحده الجاحد
في كل شيءٍ له آية
تدل على أنه واحد

''عجب ہے کہ کیسے اس اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ اور کیسے کوئی منکر اس کا انکار کرسکتا ہے۔ ہر ایک چیز ⇦⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



لیکن جزئیات اذہان کی طرف سبقت لے جاتی ہیں؛ اور دل انہیں تفصیل کے ساتھ سمجھ لیتے ہیں۔ اس وجہ سے فوری اور جلدی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے؛ کیونکہ ان کے سمجھنے میں آسانی اور وسعت ہے؛ اور ان کا ادراک فی البدیہ ہو سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم کچھ سابقہ اور کچھ معاصر لوگوں سے اس کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ان سے وہی کچھ سمجھتا ہے جو اس کے عقل و فہم کے مناسب ہے۔

❁❁❁❁

⇦⇦⇦⇦ میں ایک نشانی ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بیشک اللہ ایک ہے۔"

اے نورِ جہاں آراء سب تیرے تصرف میں
یہ شامِ شفق پرور یہ صبح درخشندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



# اللہ تعالیٰ کے وجود پر استدلال کے لیے مثالیں اور حکایات

ا۔ کسی سے پوچھا گیا: تم نے رب کو کیسے پہچانا؟

تو وہ بولا:

"مینگنی اونٹ پر دلالت کرتی ہے۔ قدم کے نشان گزرنے والے کا پتہ بتاتے ہیں۔تو کیا یہ برجوں والا آسمان اور وسیع راستوں والی زمین اور تلاطم خیز موجیں مارتے سمندر اس لطیف وخبیر [خالق] پر دلالت نہیں کرتے۔"

۲۔ کچھ ملحدین بعض اہل علم کے ساتھ کسی جگہ جمع ہوگئے۔-شائد کہ یہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے-؛ ملحدین کہنے لگے: خالق کے موجود ہونے کی دلیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس وقت چھوڑ دو؛ میں ایک بڑی ہی عجیب وغریب بات پر غور وفکر کررہا ہوں۔

کہنے لگے: وہ کیا بات ہے؟

فرمایا:" دریائے دجلہ میں ایک بہت بڑی کشتی ہے؛ جو کہ مختلف قسم کے عجیب وغریب ساز وسامان سے بھری ہوئی ہے؛ اور وہ کشتی بغیر کسی حرکت دینے والے یا بغیر ملاح کے آجا رہی ہے۔

کہنے لگے: تم پاگل ہوگئے ہو؟

پوچھا: کیوں ؛ کیا ہوا؟

کہنے لگے: کیا کوئی عقلمند ایسی باتوں کی تصدیق کرسکتا ہے؟

تو آپ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا:"پھر تمہاری عقلوں نے اس کی کیسے تصدیق کرلی کہ یہ اتنا بڑا جہاں؛ اور اس میں مختلف انواع واقسام کی چیزیں اور ان میں ہونے والی عجیب و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



غریب تبدیلیاں؛ یہ گھومتا ہو فلک اور سیارے؛ اور کائنات میں پیش آنے والے مختلف حوادث اور واقعات بغیر کسی پیدا کرنے والے موجد کے خود بخود ظہور پذیر ہوتے ہیں؛ اور یہ حرکت پذیر چیزیں بغیر کسی حرکت دینے والے کے خود بخود چلتی ہیں۔

یہ سن کر وہ لوگ شرمندگی سے اپنے آپ کو ہی ملامت کرنے لگے۔

۳۔ کسی سے پوچھا گیا: تم نے رب کو کیسے پہچانا؟

تو وہ بولا: یہ نطفہ جسے نر مادہ کے رحم میں ڈالتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اسے نطفہ سے علقہ میں تبدیل کرتے ہیں؛ اور پھر یہ گوشت کے ایک لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے؛ اور پھر اس میں دوسری تبدیلیاں بھی آتی ہیں۔ اور آخر کار یہ ظاہری و باطنی طور پر کامل اعضاء والا ایک مکمل انسان بن جاتا ہے۔

اس کی قوت سماعت ہوتی ہے جس سے وہ سنتا ہے؛ قوت بصارت ہوتی ہے جس سے وہ مشاہدہ کرتا ہے؛ اور عقل سے اپنی مصلحتوں کی طرف ہدایت پاتا ہے؛ اور اپنے ہاتھوں سے پکڑتا ہے؛ اور ان سے دیگر چھوٹے چھوٹے کام کرتا ہے۔ اور اس کے دو ٹانگیں ہوتی ہیں جن سے وہ چلتا ہے؛ اور دوسرے بہت سارے اعضاء ہیں جنہیں مختلف منفعتوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اور پھر اس میں ایسی راہیں بنائی ہیں جن سے فائدہ پہنچانے والی چیز بدن میں داخل ہوتی ہے اور دوسرے راستے ہیں جن سے نقصان دہ چیز باہر نکل جاتی ہے۔

انسان کو اس عجیب طریقہ سے جوڑ کر تیار کیا گیا ہے کہ اگر ساری مخلوق مل کر اس محکم اور خوبصورت شکل میں ایک انسان کو پیدا کرنا چاہیں تو ایسا ہرگز نہیں کر سکتی۔ ان کے تمام تر علوم اور وسائل اور قدرات ایسا کرنے سے عاجز آ جائیں۔

کیا یہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک کے وجود اس کی عظمت اور وحدانیت کی دلیل نہیں ہے؟

میں کہتا ہوں: '' اللہ تعالیٰ نے یہ دلائل قرآن مجید میں مختلف اسلوب میں ذکر کیے ہیں۔

۴۔ کسی سے پوچھا گیا: تم نے رب کو کیسے پہچانا؟

تو وہ بولا: اپنے عزائم [ارادوں] اور ہمتوں کے ٹوٹ جانے سے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



اس کا مطلب یہ ہے کہ: انسان اپنے بہت سارے کاموں کے لیے پختہ اور مصمم ارادہ کرتا ہے جس میں کوئی ترددوالی بات نہیں ہوتی۔ مگر پھر اس کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ اور وہ اپنے اس عزم کو ترک کردیتا ہے۔ اور کوئی دوسرا ایسا کام کرتا ہے جس میں وہ اپنے لیے مصلحت سمجھتا ہے۔

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہیں۔ وہ دلوں کو بھی ایسے ہی پھیرتے ہیں جیسے ابدان کو پھیرتے ہیں۔ اور کبھی انسان کو اس کے کسی ارادہ سے اپنے لطف اور مہربانی کی وجہ سے روک دیتے ہیں؛ اور انسان کو اس کے دین و ایمان پر باقی رکھتے ہیں۔ پس اس پر ایسی جگہ سے مہربانی فرمادیتے ہیں جہاں سے اسے احساس تک نہیں ہوتا۔

ہم تمام امور میں اللہ تعالیٰ سے ان کے لطف و کرم اور مہربانی اور ایک چیز میں آسانی کا سوال کرتے ہیں۔

۷۔ کسی سے پوچھا گیا: تم نے رب کو کیسے پہچانا؟

تو وہ بولا: ''میں بہت ہی پریشان حال تھا؛ اس نے میری پریشانی ختم کردی۔ میں بیمار تھا؛ میں نے اس سے دعا کی تو اس نے شفا دیدی۔ میں فقیر اور تنگ دست تھا؛ اس نے مجھے غنی اور مالدار کردیا۔ میں گمراہ اور بھٹکا ہوا تھا؛ اس نے مجھ پر مہربانی فرما کر مجھے ہدایت نصیب کردی۔ ایسا صرف مجھ اکیلے کے ساتھ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اس کی کتنی ہی زیادہ نعمتیں اور نوازشات ہیں؛ جن کا اعداد و شمار ممکن نہیں۔ پس یہ امور مجھے اللہ تعالیٰ کے وجود؛ اس کی وحدانیت اور کمال قدرت و رحمت کے اعتراف پر مجبور کرتے ہیں۔''

۸۔ کسی سے پوچھا گیا: تم نے رب کو کیسے پہچانا؟

تو وہ بولا: ہم نے بھی اور لوگوں نے بھی دیکھا ہے کہ دنیا میں باغی اور مجرم لوگوں کا انجام اور عاقبت بہت برے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم بھی اور دوسرے لوگ بھی یہ دیکھتے ہیں کہ: احسان کرنے والوں کا انجام بہت اچھا ہوتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو اس دنیا میں ہی ثواب و عقاب کی مثالیں قائم کرتے ہیں تاکہ وہ اسے پہچان لیں اور صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اللہ کے سامنے سر جھکائیں اور اس کی عبادت بجالائیں۔''

۹۔ کسی دوسرے سے پوچھا گیا: تم نے رب کو کیسے پہچانا؟

تو وہ بولا: ''مخلوق پر اس کی نعمتوں کے بروقت اور ضرورت و حاجت کی گھڑی میں انعام ہو جانے سے۔''

یہ بارش ہے جو کہ ضرورت کے وقت میں برستی ہے۔ اور جب اس سے نقصان کا اندیشہ ہونے لگتا ہے تو بارش ختم ہو جاتی ہے۔ آسانی اور جو کہ انتہائی سخت پریشانی اور تنگی کے بعد آتی ہے؛ یہ تمام مطالب اپنی ضرورت کے وقت میں پورے ہوتے ہیں۔

یہ آدمی کے اعضاء ہیں؛ جو اللہ تعالیٰ نے اسے دھیرے دھیرے ان کی ضرورت کے حساب سے عنایت فرمائے ہیں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ یہ تمام امور خود بخود وجود میں آ گئے ہوں؟۔ یا پھر انہیں دیکھ کر یہ علم یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ بیشک وہ ہستی جس نے یہ تمام چیزیں اسے ضرورت اور درماندگی کے وقت عنایت فرمائی ہیں؛ وہی رب معبود برحق اور قابل تعریف بادشاہ ہے۔

میں کہتا ہوں: اس باب سے تعلق رکھتا ہوا ہمارا وہ کلام بھی ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لیے کرتے ہیں۔ پس بیشک جب بندوں کی اللہ تعالیٰ کی معرفت کی حاجت ہر حاجت سے بڑھ کر اور یہ ضرورت تمام ضروریات سے زیادہ اہم اور بلند و بالا ہے؛ تو اللہ تعالیٰ نے اس معرفت کو بندوں کے لیے آسان بنا دیا اور ان کے لیے اس معرفت کا منہج اور طریقہء کار متعین کر دیا۔ اس کے لیے راہیں اور دروازے کھول دیے۔ اور دلائل سے اس کو واضح کر دیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس معرفت کی ضرورت بندوں کے لیے ہر دوسری ضرورت سے بڑھ کر ہے؛ اور اس کی معرفت کے لیے آسانیاں پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر احسان اور اس کی وسیع رحمت کا نتیجہ ہے۔

۹۔ کسی دوسرے سے پوچھا گیا: رب کو پہچاننا کیسے ممکن ہے؟

تو وہ بولا: ''اس کی معرفت آسان ہے؛ اس لیے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ سکھایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہے جو وہ نہیں جانتا تھا۔ جب انسان اپنی ماں کے پیٹ سے باہر آیا تو وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے علم کے ذرائع بہم پہنچائے۔ اور اس کے اسباب اس کے لیے آسان کردیے۔ اور وہ مسلسل اپنے دین کے معاملات سیکھتا رہاحتی کہ ایک عالم ربانی بن گیا۔ اور اپنی دنیا کے امور مسلسل سیکھتا رہاحتی کہ ایک بہت بڑا ماہر اور عجائب وغرائب کا موجد بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے وہ تمام اسباب آسان کردیے جن کی وجہ سے ان چیزوں کا سیکھنا ممکن ہوا۔

اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ جب تختی پر کچھ لکھ دیا جائے؛ اور اسے کسی کام میں لگا دیا جائے؛ تو اس پر کچھ اور لکھنا ممکن نہیں رہتا جب تک کہ پہلا لکھا ہوا مٹا نہ دیا جائے۔ مگر انسان کا دل بھی ایک تختی ہی ہے جو مسلسل کئی علوم و معارف اور مختلف چیزوں کا عقلی ادراک بھی رکھتا ہے اور ان تمام امور کو یاد اور محفوظ بھی رکھتا ہے۔

جب بھی انسان کے معارف اور علوم بڑھتے جاتے ہیں؛ تو اس کا حافظہ اور زیادہ قوی ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کی یادداشت میں پختگی اور افکار میں وسعت آتی ہے۔ کیا یہ تمام امور بشری طاقت اور اس کی قدرت و وسعت کے تحت ہیں؟۔ یہ پھر......

یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ربوبیت کے بڑے دلائل میں سے ایک دلیل ہیں۔

۹۔ کسی دوسرے سے پوچھا گیا: رب کو پہچاننا کیسے ممکن ہے؟

تو وہ بولا: ''یہ گھٹلی جسے لوگ زمین میں بوتے ہیں؛ اس سے کھجور اور دوسرے مختلف اقسام کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان پر مختلف قسم کے لذیذ اور فائدہ مند پھل آتے ہیں۔ اور دانے جو زمین میں ڈالے جاتے ہیں؛ ان سے مختلف اقسام کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں جو کہ انسانوں اور ان کے جانوروں کے لیے غذا کا کام دیتی ہیں، اور یہ سلسلہ ہر سال چلتا رہتا ہے کہ اتنا غلہ پیدا ہوتا ہے جو کہ ضرورت کو پورا کرسکے؛ اور اس سے زیادہ بھی ہوجاتا ہے۔

کیا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے وجود اور ان کی توحید و قدرت پر؛ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اپنے بندوں کی رعایت کی دلیل نہیں ہے۔ کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف توجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ [الانعام ۹۵]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہ مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والے ہیں یہ کام اللہ کے ہیں پھر تم کہاں بھٹکے جاتے ہو؟'' ❶

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ أَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○﴾

[الواقعة ٦٢-٦٣]

''کیا تم دیکھتے نہیں یہ جو کچھ تم زمین میں بوتے ہو، کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟'' ❷

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں پہل کرنے والوں سے کہا گیا: آپ کو کس چیز نے ایمان لانے پر مجبور کردیا؟

---

❶ یہ توحید الٰہی پر عقلی دلیل ہے یعنی ہر چیز میں متصرف صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے بہت سے نشانات عالم علوی اور عالم سفلی سے متعلق بیان فرمائے ہیں۔ جب دانہ یا گٹھلی کو زمین میں بو دیا جاتا ہے؛ اور اس زمین کو سیراب کیا جاتا ہے تو یہ بیج یا گٹھلی پھٹ کر دو حصوں میں بٹ جاتی ہے اور دو شاخیں نکلتی ہیں۔ ایک شاخ تو زمین کے اندر جڑ کی صورت میں نیچے کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور دوسری شاخ کونپل بن کر زمین کو پھاڑ کر اس سے باہر نکل آتی ہے پھر اسی سے برگ و بار اور پھل پھول نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور اس بات کے باوجود کہ تخم ایک ہوتا ہے۔ زمین ایک، پانی ایک اور طبیعت ایک مگر زمین سے باہر نکلنے والی شاخ کے اثرات زمین کے اندر جانے والی شاخ سے بالکل مختلف ہوتے ہیں اور باہر نکلنے والی شاخ کے آثار بھی کئی طرح کے ہیں۔ پتوں کی شکل اور ہے پھولوں کی اور پھلوں کی اور اور ہر بیج یا گٹھلی اسی پودے کے برگ و بار پیدا کرتا ہے جس کا وہ بیج یا گٹھلی ہوتی ہے یہ سب باتیں اللہ کی قدرتکی کمال کاریگری پر دلالت کرتی ہیں۔

❷ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود پر مختلف قسم کے عقلی اور قطعی دلائل پیش کر کے غور و فکر کی دعوت دی ہے کہ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ان کو بدل ڈالے تو انسان کے بس میں کچھ بھی نہیں کہ وہ اس کا متبادل پیش کر سکے، یا اس تبدیلی کو روک سکے۔ تو انسان کو چاہیے کہ اپنے تمام امور ایک غالب قوت والے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے اسکا مطیع و فرمانبردار ہو جائے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُوْنَ ○ ⇦⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تو انہوں نے کہا: ہم نے دیکھا کہ جب بھی آپ کسی چیز کا حکم دیتے تو عقل کہتی کہ: کاش آپ اس کا حکم دیتے؛ اور جب آپ کسی چیز سے منع کرتے تو عقل پہلے سے کہہ رہی ہوتی کہ کاش آپ اس سے منع کر دیتے۔

ان لوگوں نے نورِ عقل اور قوت بصیرت سے رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور اصلاح احوال اور فساد کے خاتمہ کے حوالہ سے آپ کے لائے ہوئے پیغام کی اشتمالیت پر استدلال کیا؛ کہ آپ کا لایا ہوا پیغام عقل سلیم کے عین مطابق ہے۔

۱۱۔ بعض عارفین سے پوچھا گیا: رب کو کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

تو انہوں نے کہا: ''اطاعت گزاری کی حلاوت اور نافرمانی کی تلخی سے۔''

یہ استدلال برہانی اور وجدانی ہے۔ جس کو اس حال کی توفیق دیدی گئی ہو؛ وہ یقین کی زیادتی اور کمال ایمانی کے لیے بے بس ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ جو کوئی ایمان اور اطاعت گزاری کی چاشنی محسوس کر لیتا ہے؛ وہ یقین کی لذت کو پا لیتا ہے اور اگر نفس امارہ اسے بعض

---

⇐⇐ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ○ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ○ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ○ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ○ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ○ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ○ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ○ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ○﴾ [واقعہ ۵۸-۷۲۔] ''کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ منی جو تم ٹپکاتے ہو، کیا تم اس سے انسان کو پیدا کرتے ہو یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے ہی تم میں موت کو مقدر (معین) کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ تمہارے جیسے اور پیدا کر دیں اور تمہیں اس طرح نئے سرے سے اس عالم میں پیدا کر دیں اور تمہیں اس کی خبر ہی نہ ہو۔ تمہیں یقیناً پہلی پیدائش معلوم ہی ہے پس تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔ کیا تم دیکھتے نہیں یہ جو کچھ تم زمین میں بوتے ہو، کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر دیں اور تم حیرت میں باتیں بناتے ہی رہ جاؤ۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا؛ بلکہ ہم محروم ہی رہ گئے۔ بتاؤ کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو، کیا اسے بادلوں سے تم اتارا ہے یا ہم ہی اسے نازل کرتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اس کو کڑوا کسیلا بنا دیتے پس تم شکر گزاری کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ آگ جسے تم جلاتے ہو، کیا تم نے اس کا درخت اگایا ہے یا ہم نے اگایا ہے؟ ہم نے اسے نصیحت حاصل کرنے کا سبب اور مسافر کیلئے فائدہ کی چیز بنایا ہے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



نافرمانی کے کاموں پر لگا دے تو وہ اس پر دکھ والم محسوس کرتا ہے۔ یہ تمام امور اسے معرفت وجود الٰہی اور اس کی توحید کے حقائق جاننے کے لیے کافی ہیں۔

۱۲۔ کسی سے پوچھا گیا: رب کو کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

تو اس نے کہا: ''تمام اسباب کا انتظام ایک ہی ڈھنگ پر ہونے سے۔

(۲) پھر ان میں سے بعض کو بدل دیا جاتا ہے؛ مگر اس کے اسباب روک لیے جاتے ہیں۔

(۳) اور کچھ چیزوں کے بغیر معلوم شدہ اسباب کے ایجاد کر دیا جاتا ہے۔

یہ صحیح بات ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمام امور کو اپنی شریعت اور قدرت میں ان کے اسباب اور مسببات پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ معلوم ہو سکے۔ اور تا کہ عمل کرنے والے ان اعمال کے لیے جدو جہد کرنے میں چست ہو جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسببات کے ساتھ مربوط کر رکھا ہے۔ اور پھر انہیں اپنی سنت کے مطابق جاری کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس نوع سے تعلق رکھنے والے اکثر معجزات انبیاء اور کرامات اولیاء بسا اوقات دوسروں سے بھی ظہور پذیر ہو سکتے ہیں۔ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور الوہیت اور ربوبیت پر واضح دلیل ہیں۔

۱۳۔ کسی سے پوچھا گیا: رب کو کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

تو اس نے کہا: ''جو کوئی رزق کے مواد غور وفکر کرے؛ اور جن کے پاس بہت ساری موجودات ہیں؛ ان کے احوال پر غور کرے؛ اور ایسے ہی زمین اور غلہ اور دیگر چیزوں پر غور کرے؛ جن پر لوگ بھروسہ کرتے ہیں؛ اور ان سے اپنی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں؛ مگر معاملات اس کے برعکس ہو جاتے ہیں؛ انہیں معاشی تنگی اور قرضوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛ اور معاملہ ان کی امیدوں کے برعکس ہو جاتا ہے۔

پھر آپ ان بہت سارے لوگوں کو بھی دیکھیں جن کے پاس نہ ہی کوئی جائداد ہوتی ہے اور نہ ہی زمین؛ نہ ہی غلہ اور کوئی ساز وسامان وغیرہ۔ ان کے لیے کچھ تھوڑے سے اسباب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



آسان کر دیے جاتے ہیں۔ کوئی ایک ان اسباب کے بارے میں تصور بھی نہیں کرسکتا کہ یہ اس انسان کی ضرورت کے لیے کافی ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس میں ایسی برکت دیتے ہیں کہ اس انسان کا دل سب سے کشادہ اور وسیع ہوتا ہے؛ اس کا جی بڑا مطمئن اور خوش ہوتا ہے اور وہ بڑے عیش و آرام کی زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پہلی قسم کے لوگ صرف اسباب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں اور انہیں بجالاتے ہیں۔ جب کہ دوسری قسم کے لوگ اسباب تو پورے کرتے ہیں؛ مگر ان کا توکل اور بھروسہ مسبب الاسباب پر ہوتا ہے؛ اور ان کے دل ہمیشہ اس چیز کی طلب میں ہوتے ہیں جو ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے۔ ان کی اپنے رب سے امید یہ ہوتی ہے کہ ان کے لیے رزق کے اسباب آسان کر دیے جائیں۔ جب پہلی قسم کے لوگوں کے دل اپنے اموال اور جائدادوں میں لگے ہوتے ہیں۔ [نتیجہ ان کی امیدوں کے برعکس نکلتا ہے]۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے کہ درحقیقت تمام تر امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ طاقتور اور ذہین لوگ جو دن رات محنت کرتے ہیں؛ آپ مشاہدہ کریں گے کہ ان کے رزق میں تنگی اور کمی ہوتی ہے۔ اور ان کے اسباب بھی بیکار اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بہت سارے کمزور اور ضعیف؛ لاغر بدن والے؛ جن کے پاس پہلے لوگوں کی طرح کا نہ دماغ ہے اور نہ ہی قوت؛ مگر اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں ایسی وسعت دیتے ہیں کہ [بس سبحان اللہ]۔ ان کے تمام معاملات میں آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ ان تمام احوال کا مشاہدہ کرنے کے بعد عاقل اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تصرف مطلق کا اعتراف کرے کہ یہ تمام امور صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے ہاتھ میں ہیں۔

۱۴۔ کسی دوسرے سے پوچھا گیا: رب کو کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

تو اس نے کہا: ''سبب کی وجہ سے یا بلاسبب لوگوں کے مابین عزت و ذلت؛ فقر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تونگری کے ساتھ گردشِ ایام سے۔"

۱۵۔ کسی سے پوچھا گیا: رب کو کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

تو اس نے کہا: "اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق کے مشاہدہ سے؛ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ [هود ٦]

"زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ وہ اس کی قرار گاہ کو اور دفن ہونے کی جگہ کو جانتا ہے۔ یہ سب واضح کتاب میں لکھا ہوا موجود ہے۔"

آپ دیکھیں گے کہ اس کا مصداق تمام مخلوق کو عام اور شامل ہے۔ اور ہر ایک مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب رزق بہم پہنچائے ہیں جن کی وجہ وہ اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ کوئی ایک اپنے تجربہ سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور کوئی دوسرا اپنی صناعت اور کاریگری سے؛ چوتھا اگر اپنی زراعت اور کھیتی باڑی سے مستفید ہو رہا ہے تو کوئی دوسرا اس کی خدمت اور کام نبھانے میں لگا ہوا ہے۔ کوئی اپنے قبیلہ سے مال اور ورثہ پاتا ہے تو کوئی ایک اپنے مال مویشی کی تربیت و پرورش کر کے اور کوئی محنت و مزدوری اور مشقت برداشت کر کے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی وہ معروف و مشہور اسباب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رزق رسانی کے لیے مقرر کر رکھا ہے۔ پس تمام تر تعریف اور پاکیزگی اس باری تعالیٰ خالق و رازق کے لیے ہے جو کائنات کے ذرہ ذرہ کے لیے روزی رسانی کا ضامن و کفیل ہے؛ خواہ وہ مخلوق کتنے ہی گھنے جنگل میں ہو یا سمندر کی کتنی ہی گہرائی اور اندھیروں میں ہو۔ [1]

[1] صرف انسانوں کا نہیں بلکہ زمین پر چلنے والے جانوروں حتیٰ کہ کیڑے مکوڑوں اور چیونٹیوں کا رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اور یہ اللہ کی ذمہ داری ہے کہ ہر جاندار کو رزق اسے اس کے مقام پر پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے سب کی روزی اپنے ذمہ لی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں۔ مذکورہ بالا آیت سے جہاں اللہ تعالیٰ کی کمال رزاقیت کا اندازہ ہوتا ہے وہاں اس کے وسعت علم کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ رزق کی فراہمی کا ذریعہ یہ بھی ہے کہ وہ آسمان سے بارش برساتا ہے جس سے زمین میں ہر طرح کی نباتات اگتی ہیں۔ پھر اسی نباتات، فصلوں اور پھلوں وغیرہ سے ہر جاندار کو بالواسطہ یا بلاواسطہ روزی مہیا ہوتی ہے اور ہر جاندار کی جملہ ضروریات زندگی اسی زمین سے مہیا ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ جتنی بھی مخلوق پیدا فرماتا ہے تو اس کے مطابق ⇦⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



۱۶۔ کسی سے پوچھا گیا: رب کو کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

تو اس نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ابواب اور طریقے بہت زیادہ ہیں۔من جملہ ان ہی اسباب میں سے وہ طریقے بھی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان اوقات میں ہدایت دی ہے۔ان سے بہت ساری ایجادات ہوئیں؛ جیسا کہ بجلی اور آلات تجہیر الصوت؛ ٹیلی فون اور ٹیلی ویژن کا نظام؛ اور لمبے فاصلے اور دور دراز مقامات تک پہنچنے والی روشنی اور اس طرح کی دیگر چیزیں۔

وہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے انسانوں کو ان چیزوں کا علم سکھایا۔وہ خود ان امور پر ان سب سے زیادہ اور بڑھ کر قادر ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے خام مال اور معدنیات پیدا کیں جن سے لوگ یہ چیزیں تیار کرتے ہیں؛ اور اللہ تعالیٰ نے ہی لوگوں کو ان چیزوں کا تیار کرنا سدھایا۔

یہ بات معلوم شدہ ہے کہ جب انسان اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا تو وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔اور نہ ہی کچھ بھی کرنے کی قدرت رکھتا تھا۔اس نے یہ تمام امور سیکھے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے جملہ احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی تھا۔ پس اللہ تعالیٰ جو کہ اسباب کے خالق ہیں وہی مسببات کے بھی خالق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ اس نے ایک کمزور بندے کو ان ایسی چیزوں پر قادر کر دیا جو کہ سابقہ دور میں محال تصور کی جاتی تھیں۔

میں کہتا ہوں: یہ تمام جوابات صحیح کلیات اور جزئیات پر مبنی ہیں۔جن کی وجہ سے عقل مجبور ہوتی ہے کہ وہ ایک خالق و مالک رب سبحانہ وتعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرے۔

اس طرح کی مثالیں ان کے علاوہ بھی کئی گنا زیادہ پیش کی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ جب آپ عالم علوی یا عالم سفلی پر نظر ڈالتے ہیں؛ اور ان عظیم تر مخلوقات کو اور ان کے عجیب و غریب

⇦⇦⇦ زمین بھی اپنے نئے سے نئے خزانے اگلتی جا رہی ہے۔اور زمین پر رہنے والی ہر ذی روح مخلوق کو اس کی ضرورت اور طلب کے مطابق روزی مل رہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



انتظام کو؛ اور محکم ترکیب و ترتیب کو دیکھتے ہیں؛ اور یہ کہ اس کے نتیجہ میں تمام عالم کی کیا کیا مصلحتیں برآتی ہیں؛ تو آپ کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ اس عالم کا ایک بہت ہی بڑا اور عظمت والا رب سبحانہ وتعالیٰ موجود ہے۔ جو کہ بہت بڑا قادر و مقتدر بادشاہ ہے؛ جس کے سامنے ساری کائنات سرنگوں اور سر تسلیم خم کئے ہے۔ اور تمام مخلوق اس کے سامنے زیر ہے۔ اس نے اپنے بندوں کو ان کی پیشانیوں سے پکڑا ہوا ہے۔ تو آپ کو اس سے یہ بھی علم ہو جائے گا کہ تمام مخلوقات زمین و آسمان کے رب کی مخلوق اور غلام ہیں۔ اور انہیں کسی بھی چیز کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔

اور جب آپ تمام مخلوقات کو علیحدہ علیحدہ پر غور وفکر کریں؛ اور ان مخلوقات میں موجود عجیب وغریب اور کھلی ہوئی حکمتوں پر تدبر و تفکر کریں۔ اور پھر بطور خاص اپنی ذات وصفات کا ملاحظہ کریں؛ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر کیا کیا حکمتیں اور عجایب وغرائب پنہاں رکھے ہیں؛ تو آپ اعتراف کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک اور رازق ہیں۔ وہی ہر ایک چیز کی تدبیر کرنے والے ہیں۔ ہر چیز میں ان کی حکمت پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ﴾ [الذاریات : ۲۰]

''اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' [1]

---

[1] زمین میں مختلف قسم کی قدرت کی نشانیوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو کائنات میں ہر سو بکھری ہوئی ہیں اور قرآن میں بار بار ان میں غور وفکر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ گردش لیل ونہار، موسموں کی تبدیلی اور ان میں تدریج کا دستور، بارش کا پورا انظام۔ اس سے مردہ زمین کا زندہ ہونا۔ مختلف قسم کی نباتات، غلے اور پھل اگانا اور اسی پیداوار سے ساری مخلوق کے رزق کی فراہمی، زمین کے اندر مدفون خزانے، سمندروں اور پہاڑوں بلکہ کائنات کی اکثر چیزوں اور چوپایوں پر انسان بے بنیان کا تصرف اور حکمرانی۔ غرض ایسی نشانیاں ان گنت اور لاتعداد ہیں۔ ان سب میں قدر مشترک کے طور پر جو چیز پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ سب چیزیں انسان کے فائدے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ اور ان سب میں ایک ایسا نظم ونسق پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ انسان کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر ان میں ایسا مربوط نظم ونسق نہ پایا جاتا تو ایک ایک چیز انسان کو فنا کرنے کے لیے کافی تھی۔ یہی بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ ان سب کا خالق صرف ایک ہی ہستی ہو سکتی ہے اور دوسرے اس بات پر کہ کائنات کے اس مربوط نظم و نسق کا کوئی مفید نتیجہ بھی برآمد ہونا چاہئے اور وہ نتیجہ آخرت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تمام تر چیزیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں؛ اور تمام حوادث کو رونما کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں اور یہ تمام امور اس بات کی برہان اور دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد اور عظمتوں کے مالک ہیں۔ وہ رب کریم ہیں؛ سخی بادشاہ ہیں۔

ایسے ہی جب آپ کامل شریعت پر غور کریں۔ اور شریعت کی ساری خبریں سچ ہیں؛ اور ان کی صداقت پر دلائل قائم ہو چکے ہیں۔ اور تمام احکام شریعت عدل پر مبنی ہیں۔ جن میں خیر واصلاح کا حکم دیا گیا ہے اور شر و فساد سے منع کیا گیا ہے۔ اور شریعت کے محکم احکام اور عادلانہ حقوق زمانے کے ساتھ ساتھ پنپتے ہیں۔ خواہ احوال میں جتنا بھی تطور آجائے یا حالات جتنے بھی بدل جائیں۔ مگر ان کی صلاحیت میں فرق نہیں آتا اور نہ ہی اس کی ہدایت میں کوئی تناقض یا تضاد پایا جاتا ہے۔ بلکہ کوئی بھی ہدایت اور اصلاح کی بات ممکن ہی نہیں جب تک اس کا تعلق شریعت سے نہ ہو۔ شریعت میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جسے عقل محال سمجھتی ہو یا حسی حواس اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ بلکہ درست اور سلیم عقلیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ شریعت کے احکام سب سے بہترین؛ عادلانہ؛ عدل متوسط اور ہدایت پر مبنی احکام ہیں۔

کیا یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی دلیل؛ اس کے وسیع علم اور شامل حکمت و رحمت کی دلیل نہیں؟ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے پر اور اپنی شریعت میں احکام و شرائع کے جاری کرنے پر قابل تعریف اور لائق حمد و ستائش ہیں۔

اس کی کارگری بہت ہی خوب ہے؛ اور اس کی شریعت سب سے محکم شریعت ہے؛ اس میں کوئی فالتو بات یا بے فائدہ چیز نہیں ہے۔ اور اس میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو کسی بھی لحاظ سے شریعت کے منافی ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾

[النمل ۸۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز، بیشک اسے تمہارے کاموں کی خبر ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ [المائدة ٥٠]

”کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ یقین کرنے والوں کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہوسکتا۔“

❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



فصل...... دلیل:

# اللہ تعالیٰ کا وجود سب سے نمایاں

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے وجود کے واجب ہونے پر سب سے بڑی دلیل مرسلین عظام علیہم السلام کی اپنی امتوں کو دعوت ہے۔ اور اس پر انہوں نے عقلی دلائل کی روشنی میں امتوں کی توجہ اس جانب دلائی ہے اور انہوں نے اعلانیہ اور متفق علیہ خبر دی ہے اور اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہر چیز سے زیادہ ظاہر؛ اور ہر چیز سے زیادہ جلی اور واضح ہے۔ ہر ایک چیز سے بلند و بالا ہے۔ اور اس میں کسی بھی لحاظ سے کسی بھی قسم کے شک وشبہ یا بدگمانی کا شائبہ تک نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول یہ پوچھتے رہے ہیں [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں]:

﴿اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ [فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ]﴾ [ابراهیم ۱۰]

''کیا اللہ تعالیٰ کی بابت شک ہے جو آسمانوں اور زمین کے بنانے والے ہیں۔''

یہ ایک سوال ہے؛ اور اس سوال میں ان لوگوں پر بہت بڑا انکار ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اس بات کا بیان ہے کہ مخلوق کی عقول میں یہ بات فطری طور پر طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اور اس کی وحدانیت ہر چیز سے بڑھ کر ظاہر اور جلی اور واضح ہے۔ اور یہ کہ جو لوگ باری تعالیٰ کے وجود کے بارے میں شک کرتے ہیں؛ مبہوت اور تکبر کے مارے ہوئے ہیں۔ اور انہیں عقل اور دین کی مخالفت کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔

اس لیے کہ تمام تر اشیاء کا وجود اور ان کی بقاء؛ اور ان کی حفاظت اور دیگر منافع اور کمالات کا حصول صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی سب سے پہلے تھے؛ ان سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا؛ اور انہوں نے ہی تمام چیزوں کو ایجاد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



﴿اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ [فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ]﴾ [ابراهيم ۱۰]

''کیا اللہ تعالیٰ کی بابت شک ہے جو آسمانوں اور زمین کے بنانے والے ہیں۔''

پس جس ہستی نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے؛ عالم بالا اور عالم سفلی کو اوران کے مابین موجود تمام تر مخلوقات کو تخلیق کیا؛ اور عدم سے وجود میں لایا۔ اوران میں انتہائی بدیع اور پختہ کارگری کی۔ اس کا انکار صرف وہی انسان کر سکتے ہیں جن کی عقول میں خلل آ گیا ہو۔ اور دل اوندھے ہو چکے ہوں۔ اوران کی فطرت میں خرابی اور فساد ہو؛ اور آراء وافکار پراگندگی اور اختلافات کا شکار ہوں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے اعداء اکثر مشرکین اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور تخلیق میں متفرد ہونے کا اقرار کرتے ہیں؛ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام؛ حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی اقوام۔ ان میں بالکل منکر ملحدین بھی ہوگزرے ہیں۔ جیسا کہ؛ فرعون؛ اس نے کہا تھا [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں]:

﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الشعراء۲۳]

''فرعون کہنے لگا: یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟'' [1]

یہ جملہ اس نے انکار کرتے ہوئے کہا تھا۔ اور پھر اس نے یہ بھی کہا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ﴾

[القصص: ۳۸]

''اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تو اپنے علاوہ تمہارے کسی الٰہ کو نہیں جانتا۔''

---

[1] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دعوے میں کہا تھا: انا رسول رب العلمین اب فرعون نے ان سے سوال کیا وہ رب العلمین کون ہے اور اس کی صفات کیا ہیں؟ قال رب السموات الخ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا رب العلمین وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ساری کائنات کا مالک ہے۔ اگر تم ماننا چاہو تو یہی کافی ہے کیونکہ جو ساری کائنات کا مالک ہو وہی کارساز، برکات دہندہ اور ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہو سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تمام مرسلین نے اپنی جھٹلانے والی امتوں کو اس جانب تنبیہ اور یاد دہانی کرائی تھی۔ اور ان کے سامنے رب کے خالق ہونے پر مخلوق کی تخلیق سے دلیل پیش کی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی رب العالمین ہیں۔ وہی اگلوں اور پچھلوں کے رب ہیں۔ اور انہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی کثیر تعداد میں نعمتیں یاد دلائیں؛ اور ہر رسول نے اپنے امت سے یہی کہا: [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:]

﴿اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ [المؤمنون ۲۳]

''صرف اللہ کی عبادت کرو جس کے بغیر تمہارا کوئی الہ نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟۔''

اور انہوں ان کے مقابلہ میں ادلہ و براہین پیش کیں کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مدبر اور تمام نعمتیں انعام کرنے والے ہیں۔ اور جس ہستی کے یہ اوصاف ہوں مخلصانہ اور خالص عبادت اور کثرت کے ساتھ ذکر و شکر اور حمد و ثناء کی برحق مستحق صرف وہی ہستی ہوسکتی ہے۔

یہ وہ تمام عقلی دلائل ہیں جن کا انکار صرف وہی انسان کرسکتا ہے جس کی عقل پر پردے پڑ چکے ہوں۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# اللہ تعالیٰ کے ایام و واقعات

ایسے ہی ایام اللہ کی تذکیر؛ اور سابقہ سرکش امتوں کے انجام کے ذکر کے ساتھ یاد دہانی؛ اور خصوصاً یہ یاد کرانا کہ یہ سزائیں ان امتوں کی تکذیب اور کفر کا نتیجہ تھی؛ جو کہ آخرت میں ملنے والے بڑے عذاب کا ایک نمونہ اور مثال ہے۔

ان سزاؤں اور برے انجام کا مشاہدہ لوگ اپنی آنکھوں سے کر چکے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ان کا مشاہدہ نہیں کیا؛ ان کے لیے سابقہ امتوں نے یہ قصے تواتر کے ساتھ روایت اور نقل کیے گئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی آیات اور نشانیوں کو حسی اور عقل دلائل میں سے شمار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَّ سَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ﴾ [ابراهیم ٤٥]

"اور تم ان لوگوں کی بستیوں میں آباد ہوئے جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا اور تم پر یہ بھی واضح ہو چکا تھا کہ ان سے ہم نے کیا سلوک کیا تھا اور تمہارے لیے ان کی مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔" [1]

---

[1] جن ظالموں نے ضد و عناد سے توحید کا انکار کیا اور پیغمبروں کو جھٹلایا ان کو عذاب سے ہلاک و برباد کیا گیا؛ ان کی تباہی کے بعد ان کے شہروں اور علاقوں میں تم آباد ہوئے اور تم نے ان کی تباہی کے آثار سے معلوم کر لیا کہ ہم نے ان کا کیا حشر کیا اور پھر ہم نے مثالیں دے دے کر مسئلہ توحید کو اچھی طرح سمجھا دیا مگر اس کے باوجود تم نے انکار کیا اور توحید کو ماننے کا جو موقع فراہم کیا تھا اس سے فائدہ نہ اٹھایا اس لیے اب اگر تمہیں دوبارہ مہلت دی گئی تب بھی تم نہیں مانو گے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے معاندین کے قصص و واقعات بیان کر کے تم کو تنبیہ کی کہ دیکھو اگر نہیں مانو گے تو ان ہلاک شدہ قوموں کی طرح تم پر بھی ہولناک عذاب بھیجا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً﴾ [الروم ۹]

''کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ لوگ قوت میں بھی ان سے زیادہ تھے۔'' ❶

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ اَهْلَکْنَا مَا حَوْلَکُمْ مِّنَ الْقُرٰی وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ﴾ [الاحقاف ۲۷]

''اور تمہارے ارد گرد ہم بہت سی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں اور دلائل کو طرح طرح سے بیان کر دیا ہے تاکہ وہ باز آجائیں۔'' ❷

❀❀❀❀

---

❶ کیا ان معاندین نے چل پھر کر پہلے زمانے کے معاندین حق کا انجام نہیں دیکھا؟ جو جسمانی طاقت اور قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھے۔ اور زراعت، باغبانی اور تعمیرات وغیرہ فنون میں ان سے زیادہ ماہر تھے۔ وہ دنیا میں بڑی شان وشوکت کے مالک تھے، عالیشان محلوں اور قلعوں میں رہتے تھے۔ جب ان کے پاس ہمارے پیغمبر پیغام توحید لے کر آئے تو انہوں نے اپنی دولت وشوکت کے غرور میں ان کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا۔ یہ عذاب ان کے اعمال کا نتیجہ تھا ہم نے ان پر ظلم وزیادتی نہیں کی۔ یعنی دنیا میں سخت ترین سزا کی صورت میں وہ اپنے انجام سے دوچار ہوئے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی اور پیغمبروں سے استہزا کرتے تھے۔

❷ یہ بھی مکے والوں ہی سے خطاب ہے گرد ونواح سے قوم ہود، قوم ثمود اور اصحاب حجر وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔ ہم نے ان کے پاس اپنے پیغمبر بھیجے اور گوناگوں طریقوں سے ان کو سمجھایا۔ مگر وہ شرک وکفر سے باز نہ آئے اور آخر ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# انبیائے کرام علیہم السلام کے کمالات اور معجزات

ایسے ہی انبیائے کرام علیہم السلام نے انہیں اپنی کامل خیرخواہی؛ وسیع علم؛ اور صداقت کی روشنی میں یہ نصیحت بھی کی تھی کہ وہ تمام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم اور سچے ہیں۔ مخلوق کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر برے اور مذموم وصف سے محفوظ و معصوم رکھا ہوا ہے۔

اور انہوں نے اپنی صداقت پر بطور نصیحت اپنے وہ معجزات اور دلائل و براہین پیش کیے جن کے بعد لوگ اس بات کے اعتراف پر مجبور ہو جاتے تھے کہ وہ مخلوق میں سب سے بڑے سچے ہیں؛ اور جو کچھ پیغام وہ لیکر آئے ہیں؛ وہ پیغام برحق ہے۔

ان انبیائے کرام علیہم السلام کی سب سے بڑی دعوت اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی توحید کی دعوت تھی۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف سے پیش کردہ تمام آیات و معجزات اور دلائل و براہین جو کہ ان انبیاء کی صداقت پر دلالت کرتے تھے؛ وہ تمام ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں کہ وہی اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو سچے بادشاہ؛ اور معبود برحق ہیں۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# اللہ تعالیٰ کی توحید پر انبیاء علیہم السلام کا اجماع

پھر مرسلین کرام علیہم السلام کی جماعت جو کہ تمام مخلوق سے علم و عمل؛ بیان و صداقت اور فضل و کمال میں بڑھ کر ہیں؛ ان تمام کی زبان پر ایک ہی بات تھی؛ اور وہ سارے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت اور اس کی توحید کی دعوت پر؛ اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے اقرار کے واجب ہونے؛ اور اس کے لیے کمال مطلق کے اعتراف پر مجتمع اور یک زبان تھے۔

یہ دعوت توحید تمام حقائق سے بڑی حقیقت تھی اور اس ادعوت پر تمام مخلوقات کے اہل خرد و دانش اور ارباب دین اور اہل فضل و استقامت لوگوں کا اجماع تھا۔ [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:]

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ○ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ○ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ [جاثية ٦ ـ ٨]

"یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں، پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔ تباہی ہے ہر اس بہتان تراش اور گنہگار کے لئے۔ جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ انہیں سنتا ہے پھر از راہ تکبر اپنی بات پر یوں اڑ جاتا ہے جیسے اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو آپ دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔" [1]

❀❀❀❀

[1] یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل و براہین ہیں جو سراپا حق وصدق ہیں اور ان میں کوئی بات غلط اور باطل نہیں۔ اگر یہ معاندین ان آیات کو دیکھ سن کر بھی ایمان نہیں لاتے تو پھر وہ کونسا بیان ہے اور وہ کون سے دلائل ہیں جن کا وہ مطالبہ کرتے ہیں، کیونکہ اس سے واضح تر کوئی بیان نہیں اور ان سے مضبوط تر کوئی دلیل نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

27198



دلیل:

## اللہ تعالیٰ؛ ملائکہ اور اہل علم کی گواہی

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کے حق میں گواہی دی ہے؛ جو کہ سب سے بڑی گواہی ہے۔ گواہی یہ ہے کہ [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں]:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [آل عمران: ١٨]

''اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ اُن کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں؛ وہ غالب حکمت والے ہیں۔''

تمام کے تمام فرشتے؛ اور صحیح اہل علم؛ جن کے پیشوا اور سردار اور امام مرسلین عظام علیہم السلام ہیں؛ پھر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے علمائے ربانیین اور ہدایت یافتہ لوگ؛ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں؛ اس بارے میں ان کا کوئی اختلاف نہیں۔

اور جس کسی کا گمان ہو کہ وہ اہل علم میں سے ہے؛ اور پھر اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی نہ دے؛ تو اس کا علم علمِ نافع نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ نقصان دہ علم ہے جس کی وجہ سے اس صاحب علم کے دل میں تکبر اور جاہ پسندی ہے؛ اور یہ وہ علم ہے جو اسے انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم السلام کے دشمنوں سے وراثت میں ملا ہے۔ وہ دشمنان جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [غافر ٨٣]

''پھر جب ان کے رسول، ان کے پاس واضح دلائل لے آئے تو وہ اپنے ہی علم میں مگن رہے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے اسی نے انہیں آ گھیرا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اعدائے رسل کے پاس وہ علوم تھے جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ذریعہ سے انہوں نے رسولوں کے علوم کا مقابلہ کیا اور ان علوم پر وہ راضی اور مطمئن ہو گئے۔ [1] اور انبیاء و مرسلین کے لائے ہوئے علوم کا ٹھٹھہ و مذاق اڑانے لگے حتی کہ ان پر انتہائی رسوا کن اور ہر طرف سے گھیر لینے والا عذاب نازل ہوا۔"

اس مثال میں ملاحدہ [ملحدین] اور مادہ پرستوں پر رد کیا گیا ہے؛ جب ان کے پاس رسول ایمان اور توحید کی دعوت لیکر آئے تو یہ ان مرسلین علیہم السلام کا اور ان کے ماننے والوں کا مذاق اڑانے لگے؛ اور انہیں رجعت پسند اور مقلد ہونے کا طعنہ دینے لگے؛ کہ یہ ہر آواز کے پیچھے چل پڑنے والے لوگ ہیں جو کہ تہذیب انسانی اور تعمیر و ترقی کے اعتبار سے بیک ورڈ اور پسماندہ لوگ ہیں۔ اور اس طرح کی دیگر بھی ایسی باتیں کرتے کہ اس طرح کی باتیں عقل سے خالی وہ بیوقوف لوگ ہی کر سکتے ہیں جو کہ اپنے ہر قول و فعل میں ملحدین کے مقلد ہیں۔

اور ان دنیاوی مادی علوم کی وجہ سے دھوکہ میں آگئے ہیں جو کہ دینی روح فوت ہونے کی صورت میں دنیا اور اہل دنیا کے سامنے کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔ بلکہ ان علوم کا نقصان ان کے حق میں نفع سے زیادہ ہے اور ان کا شر؛ برائی اور فتنہ ان کی خیر و بھلائی سے بہت زیادہ ہے۔

ان کے حق میں ان علوم کا سب سے بڑا نقصان؛ برائی اور فساد یہ ہے کہ وہ ان کی وجہ سے حق پر اور مخلوق خدا پر تکبر سے اتراتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں رسولوں اور ان کے ماننے والوں کے علوم کو حقیر سمجھتے تھے۔ حالانکہ اصل نفع بخش اور دلوں کا تزکیہ اور اخلاقیات کو پاکیزہ بنانے والے؛ اور تمام امور کی اصلاح کرنے والے اور خیر و بھلائی کو کھینچ کر لانے والے؛ اور برائی و فساد کو ختم کرنے والے علوم یہی رسولوں کے لائے ہوئے علوم تھے۔

یہ ملحدین اور ان کے مقلدین ہیں؛ جن کے علوم نے ان میں تکبر و جبروت کی روح پھونکی ہے۔ اور ان کی عادات و اطوار اور اخلاقیات کو ایسا بدل دیا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو

[1] انبیاء علیہم السلام کھلے معجزات اور روشن دلائل لے کر ان کے پاس آئے تو ان کی پیروی کرنے کے بجائے وہ اپنے علم و عقیدے پر ہی خوش اور مطمئن رہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں درست ہے اور جن معبودان غیر اللہ کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار سنتے اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے چونکہ اپنے باپ دادا کو اسی روش پر پایا ہے، اس لیے وہ ان کی روش پر ہی چلیں گے۔ یہ مشرکین اپنے عقائد باطلہ پر نازاں تھے اور انبیاء علیہم السلام اور ان کی تعلیمات حقہ سے استہزا و تمسخر کرتے تھے۔ آخر اس استہزا و تمسخر کا مزہ ان کو دنیا ہی میں چکھایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



حیوانات اور چوپائیوں سے بھی برا سمجھنے لگے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ خود ہی ذلیل اور گھٹیا لوگ ہیں [جنہیں اللہ تعالیٰ کی کوئی معرفت نہیں]۔

ان کی معاشرتی ترقی کے باوجود ان کے علوم نے انہیں جو نقصان دیا ہے؛ اس میں پہلی بات یہ ہے کہ ان کا معاشرتی نظام محض مادہ پرستی پر مبنی ہے جو کہ ہلاکت وتباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

جس بھی معاشرہ کی بنیاد ظلم وستم اور کمزوروں کو غلام بنا لینے ؛ اور تباہ کن اسلحہ کے رواج کھیتی باڑی کی تباہی ؛ ظلم وسرکشی پر قائم ہو تو اس کے ظلم کی چکی آخر کار ان لوگوں پر ہی چلتی ہے ؛ جس میں ایک دوسرے پر ظلم وعذاب کا سبب یہ لوگ خود ہی بنتے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے لیے کمال قدرت اور عدل وحکمت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ان امور میں لوگوں کے مابین گردش ایام ؛ وقائع اور دردناک عذاب سے لوگوں میں عبرت ونصیحت حاصل کرنے کے بجائے سرکشی اور نفرت ہی بڑھتی گئی۔ اور وہ سخت دردناک عذاب سے سخت بدترین اور انتہائی دردناک عذاب کی طرف ہی منتقل ہوتے رہے۔ اور اپنی بغاوت وسرکشی میں اندھے بن کر بھٹکتے رہے۔ اور اپنی اس جھوٹی مدنی ترقی پر اپنے تئیں میاں مٹھو بنتے رہے۔ [بالکل ویسے ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:]

﴿یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾

[الروم: ۷]

”وہ دنیا کی زندگی کا ظاہری پہلو ہی جانتے ہیں اور آخرت سے وہ بالکل غافل ہیں۔“

اگر ان سے عبرت حاصل کرنے والے اور ان ایام کو یاد رکھنے والے دل ہوتے تو اس میں کتنی بڑی عبرت ونصیحت تھی۔ اور اگر صاف اور پاکیزہ سمجھ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے کمال عدل وحکمت پر کتنی واضح اور شفاف دلیل تھی۔ لیکن دلوں کو غفلت وتکبر اور دھوکہ ولاپرواہی کے پردوں نے ڈھانک لیا ہے؛ اور نفوس نقصان دہ چیزوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور چمک دار برق مثل مناظر آنکھوں کو سحر زدہ کر کے رکھ دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا﴾ [فاطر۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



''بھلا جس شخص کا برا عمل خوشنما بنا دیا جائے اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگے۔'' ❶

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [الانعام ۴۳]

''پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے؟ مگر ان کے دل سخت ہو گئے اور جو کام وہ کر رہے تھے شیطان نے انہیں وہی خوبصورت بنا کر دکھا دیئے۔'' ❷

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾ [الانعام: ۴۴]

''پھر جب انہوں نے وہ نصیحت بھلا دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر خوشحالی کے دروازے کھول دیئے۔ حتی کہ جو کچھ ہم نے انہیں دیا تھا اس میں مگن ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا تو وہ (ہر خیر سے) مایوس ہو گئے۔''

اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کی وحدانیت کے متعلق گواہی دی ہے۔ یہ گواہی ان تمام کتب میں موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر نازل ہوئی ہیں؛ اور رسولوں نے ان کی طرف دعوت دی ہے۔ اس دعوت پر تمام مرسلین علیہم السلام کا اتفاق رہا ہے۔

پھر اس مسئلہ میں ان تمام مرسلین علیہم السلام کے ہدایت یافتہ پیروکاروں اور ماننے والوں علمائے ربانیین اور اہل علم و اہل دین کے تمام طبقات نے ان کی اتباع کی ہے۔

❶ کیا جس شخص کو اس کے برے اعمال مزین کر کے دکھائے جائیں؛ شیطان نے اس کے برے عمل کو آراستہ کر کے اس کی نگاہ میں خوبصورت بنا دیا ہو اور وہ ان کو اچھا سمجھنے لگا ہو۔ کیا یہ اس شخص کی مانند ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے راہ راست اور دین قویم کی طرف راہنمائی فرمائی ہے؟ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ پہلا شخص وہ بدعمل ہے، جو حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھتا ہے اور دوسرا شخص جو نیک کام کرتا ہے، حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہدایت اور گمراہی صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

❷ جب دنیا میں ان پر ہمارا عذاب آیا تو بجائے اس کے کہ وہ گڑگڑا کر ہم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور توبہ واستغفار کرتے لیکن انہوں نے انتہائی سنگدلی سے کام لیا اور اپنے کفر وانکار پر اڑے رہے کیونکہ شیطان کی تسلی اور وسوسہ اندازی سے وہ اپنے مشرکانہ اعمال واقوال کو اعمال صالحہ سمجھنے لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اس دعوت توحید کے مسئلہ پر نفسی اور آفاقی شہادتیں قائم کی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝﴾

[فصلت: ۳۷]

''یہ رات اور دن، سورج اور چاند سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو؛ بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر تمہیں صرف اسی کی عبادت کرنا منظور ہے۔'' ❶

یہ عالم بالا اور عالم سفلی سب آیات بینات اور قطعی اور واضح دلائل ہیں جو کہ اپنے خالق و مالک؛ مدبر و مبدع؛ عجیب تخلیق کار کی قدرت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نظام باہر اور ان حکمتوں پر دلالت کرتے ہیں جن کے بیان سے مخلوق کے فصحاء و بلغاء عاجز آگئے ہیں۔ اور کوئی ایک بھی نہ ہی اس کی تعبیر بیان کرسکتا ہے؛ اور نہ ہی کوئی اللہ تعالیٰ کی بعض آیات و براہین کا احاطہ کرسکتا ہے۔

❶ مشرکین اور بعض صاحبان طریقت یا وحدت الوجود کے قائلین؛ رہبان اور پیر وفقیر قسم کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سورج اور چاند وغیرہ اللہ تعالیٰ کے مظاہر ہیں۔ لہٰذا سورج اور چاند کی پرستش فی الحقیقت انہیں اللہ کا پیکر محسوس سمجھ کر اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے مظاہر یا پیکر محسوس نہیں بلکہ اللہ کی یہ نشانیاں ہیں اور اس کے غلام ہیں۔ ان کا تعلق دن اور رات سے ہے۔ اس سے ایک تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس قدر پابندی سے اپنا کام سرانجام دینے والی چیزیں الہ نہیں ہوسکتیں۔ اور دوسرا یہ کہ جو چیزیں عروج وزوال سے دوچار ہوں وہ الہ نہیں ہوسکتیں۔ لہٰذا اگر تم فی الواقع اللہ کی عبادت کرنا چاہتے ہو تو براہ راست اللہ کی عبادت کرو جو ان چیزوں کا خالق اور مالک ہے اور ان درمیانی وسائط کو درمیان سے نکال دو۔ کوئی چیز بھی اللہ کا مظہر نہیں یہ تو اس کی نشانیاں ہیں تاکہ ان سے تم اس کی معرفت حاصل کرو۔ رات ودن کی آمد ورفت اور چاند سورج کی گردش کا نظام بھی اللہ کی وحدانیت اور کمال قدرت کے دلائل میں سے ہے۔ سورج اور چاند کی گردش سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑی طاقت کے ماتحت اور اس کے فرمانبردار ہیں، جو ہر وقت اس کی اطاعت میں مصروف رہتے ہیں اور وہ خود معبود اور کارساز نہیں ہیں۔ اس لیے سورج اور چاند کو معبود سمجھ کر ان کی عبادت نہ کرو۔ اور نہ مصائب میں ان کو پکارو، بلکہ اس اللہ کو پکارو اور صرف اسی کی عبادت کرو جس نے سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم واقعی خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو، تو ان خود ساختہ وسائل کو چھوڑ دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# اہل ایمان کا بہترین انجام

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی وحدانیت اور عظمت میں کمال اور منفرد ہونے پر جو گواہیاں دی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو اس نے اپنے انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں کو آیات بینات اور معجزات عطا فرمائے ہیں۔ اور ان کی عظیم الشان نصرت فرمائی ہے۔ اور انہیں مختلف قسم کی کرامات اور اعلیٰ وعمدہ قابل تعریف انجام سے نوازا ہے۔ اور ان کے دشمنان بطور خاص یا عام جلدی ہلاک کر دیا؛ ان کے مثلے کیے؛ اور ان کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں اور انہیں انتہائی برے انجام سے دو چار کر دیا۔

ایسے ہی اپنے انبیائے کرام علیہم السلام اور چنیدہ بندوں کو لسان صدق یعنی مبارک چرچا و شہرت عطا فرمائی۔ اور اسے لوگوں کی زبانوں پر عام کر دیا۔ اور مخلوق کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی۔ اور ان کے دشمنوں کے لیے لوگوں کے دلوں میں مذمت اور بغض اور ہمیشہ کے لیے لعنت ڈال دی۔

یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسولوں کی صداقت کی دلیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الصافات ۷۹]

''سارے جہانوں میں نوح علیہ السلام پر سلام ہو۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ﴾ [الصافات ۱۰۹]

''ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



﴿سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ o اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ﴾

[الصافات ۱۲۰۔۱۲۱]

”موسیٰ اور ہارون علیہما السلام پر سلام ہو۔ہم نیکوکاروں یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُ وا السُّوْٓاٰی اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُ وْنَ o﴾ [الروم ۱۰]

”پھر جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام بھی برا ہی ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا اور وہ ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔“ [1]

❁❁❁❁

[1] یہ ان کے ظلم اور زیادتی کی آخری حد تھی۔نہ انہوں نے اپنے اندر کی شہادت پر غور کیا، نہ نظام کائنات میں غور کیا۔اور رسولوں نے انھیں جب اصل حقائق سے آگاہ کیا تو انھیں صرف جھٹلایا ہی نہیں بلکہ ان کا اور اللہ کی آیات کا مذاق بھی اڑانے لگے۔جب ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی اور عملی طور پر اس ظلم اور زیادتی میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے تو انھیں ان کی بداعمالیوں کی سزا بھی اتنی ہی بری ملی جس حد تک ان کے اعمال برے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# اللہ تعالیٰ اور مرسلین علیہم السلام کا غیب کی خبریں دینا

سب سے بڑے جامع اور اہم ترین عقلی و نقلی دلائل غیبی امور سے متعلق وہ اخبار و بشارات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دی ہیں یا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک فرامین میں دی ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

یا پھر وہ خبریں ہیں جن کا وقت نزول قرآن سے قبل ہو چکا تھا؛ مگر ان کے متعلق بتایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی اس زمانہ کے متعلق بھی خبریں دی ہیں جب قرآن نازل ہو رہا تھا اور ان کا وقوع ایام رسالت مآب ﷺ میں ہو چکا ہے۔ اور مستقبل کے کچھ ایسے امور کی خبر بھی دی گئی ہے جو کہ آہستہ آہستہ ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور ان چیزوں کا ظہور بالکل ویسے ہی ہو رہا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے یا رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں خبر دی تھی۔ یہ امور تعداد میں اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی اقسام کا بھی شمار ممکن نہیں ہے؛ چہ جائے کہ انسان انفرادی طور پر ان امور کو ایک ایک کر کے شمار کر سکے۔ یہ امور اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے بارے میں علیحدہ اور مستقل طور پر کتاب تحریر کی جائے۔

ان میں سے ہر ایک چیز اپنی جگہ پر بذات خود دلیل ہے۔ مگر دوسری اور تیسری اور چوتھی اور اس کے بعد کی متعدد دلیلوں کے ساتھ مل کر اور پختہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ تمام دلائل اپنے اندر غور و فکر کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعتراف کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور یہ کہ جتنے بھی امور کی اللہ تعالیٰ نے یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے؛ وہ حق اور سچ ہیں ان میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

## اللہ تعالیٰ کا جنات اور انسانوں کو اس قرآن سے چیلنج

توحید ربوبیت اور وجود باری تعالیٰ کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کے ذریعہ سے تمام انسانوں اور جنات کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اس جیسا قرآن بنا لائیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی دی ہے کہ ان میں نہ اس چیز کی استطاعت ہے اور نہ ہی قیامت تک اس کی طاقت رکھ سکیں گے کہ اس جیسا کہ قرآن بنا لائیں۔ یہ تحدی؛ چیلنج اور للکار ہر زمانہ میں؛ ہر وقت موجود ہے۔ جس کو قبول کرنے سے مخلوق کی عاجزی صاف ظاہر ہے۔ حالانکہ اعدائے دین کے پاس کثرت کے ساتھ ایسا کرنے کے اسباب اور وسائل موجود ہیں۔ اور وہ اس بات کے بہت سخت حریص بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے پیغام پر رد کر سکیں؛ اور آپ ﷺ کی رسالت پر جرح و قدح کر سکیں۔

یہ اتنی بڑی دلیل ہے جو کہ ہر انصاف پسند عاقل کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس حق کا اعتراف کرے جس پر دلائل اور ہر لحاظ سے سچی اور ناقابل تردید و تحدی براہین قائم ہو چکی ہیں۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے۔

❀❀❀❀

---

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ [الاسراء: ۸۸] ''فرما دیجیے: اگر سب انسان اور جنات جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# رسالت محمد ﷺ کے اثرات و برکات

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کے لائے ہوئے پیغام رسالت کی صداقت کی دلیل میں سے ایک دلیل آپ کی تربیت اور اس کے ثمرات واثرات اور برکات ونتائج ہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ ایک ان پڑھ قوم میں مبعوث ہوئے تھے۔اس وقت زمین جہالت اور شرک اور شر وفساد سے بھری ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے ان لوگوں کو گمراہی سے ہدایت دی۔

اور جہالت کے بعد علم کے زیور سے آراستہ کیا؛ اور ان کے اخلاقیات میں استقامت اور اعمال میں اصلاح اور خیر و برکت دی۔ اور زمین خیر و برکت؛ ہدایت واصلاح اور نیکی کے نور سے بھر گئی اور عدل اور رحمت عام ہوگئے؛ یوں کامیابی اور نجات اپنے بام عروج کو پہنچی۔ نفع بخش علوم اور صحیح معارف اور ایمان کے لیے دلوں کو کھول دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دین [اسلام] کو تمام ادیان پر غالب کر دیا۔ جب یہ دین پھیلا؛ تو تمام روئے زمین کے راست باز دلوں نے اس کو فوری قبول کیا۔ اور ہر باطل اور محال بات ختم ہوگئی۔

اہل اسلام جب تک اپنے دین پر قائم اور رہے؛ اور حق کو قائم کرتے رہے؛ تو وہ ہمیشہ دوسرے ادیان پر غالب ہی رہے۔ مگر جب سے ان میں عقائد اور اخلاق میں انحراف آیا؛ اور دین و دنیا کے اعمال بدل گئے؛ تو دین کے وہ مبارک اثرات وثمرات بھی ان سے ختم ہو گئے؛ اور ان کی جگہ ان کے الٹ آثار وثمرات نے لے لی۔

کیا یہ اس بات کی بڑی دلیل نہیں ہے کہ یہ شریعت جو عزیز و حکیم رب کی طرف سے متعین ومقرر ہوئی ہے؛ اس کی نصرت کرنے والا وہ بھی وہ رب عظیم ہے؟

اور یہ کہ ہر قسم کی خیر و برکت اور بھلائی اس شریعت کے ساتھ لازم وملزوم اور اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



تعلیمات اور اخلاقیات کے تابع ہیں؟۔

اور یہ کہ یہ کتاب حکیم وحمید رب سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے؟

اور اس کتاب کی تمام خبریں سچی ہیں جن کے سچا ہونے کی گواہی عقل بھی دیتی ہے؟۔

اس کتاب میں کوئی ایک بھی صحیح خبر ایسی نہیں ہے جو واقع کے متناقض یا محسوس کے خلاف ہو۔ اس لیے کہ اس کتاب میں کوئی ایسی بات بیان نہیں ہوئی جسے عقل محال سمجھتی ہو۔ ہاں ایسا ہوسکتا ہے کہ بعض اوقات کوئی ایسی حیران کن چیز بیان کردی جائے جس تک رسائی سے عقول حیران و سرگرداں رہ جائیں۔ کیونکہ شریعت مطہرہ میں ایسی عظیم تفاصیل اور احکام خبریہ کا بیان ہے جن تک رسائی سے بڑے بڑے عقلاء کی عقول حیران رہ جاتی ہیں۔ ان کا ادراک بعض انتہائی ذہن وفطین علماء ہی کرسکتے ہیں۔

لیکن علم صحیح اور سچے نظریہ کی کوئی ایسی بات نہیں کی گئی جو کہ عقلاء [اہل خرد و دانش] کے مابین متفق علیہ ہو مگر رسول اللہ ﷺ اس کے متناقض کوئی دوسری چیز لے آئیں۔ کیا یقینی براہین و دلائل میں اس سے بڑھ کر زیادہ واضح کوئی دلیل ہوسکتی ہے [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:]

﴿وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا﴾ [الانعام: ۱۱۵]

''اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔'' [1]

یعنی جو خبریں بیان کی جارہی ہیں وہ سچی ہیں؛ اور شریعت میں جو احکام دیے جارہے ہیں وہ عدل وانصاف پر مبنی ہیں۔

❀❀❀❀

[1] اور آپ کے رب کی بات پوری سچی اور انصاف پر مبنی ہے۔ یعنی خبر میں صداقت اور اوامر ونواہی میں عدل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب عزیز میں جو خبریں بیان کی ہیں ان سے سچی کوئی خبر نہیں اور اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی سے بڑھ کر کسی حکم میں عدل وانصاف نہیں۔ کلمات سے یا اللہ کا دین مراد ہے یا دعوی توحید۔ یعنی دعوی توحید عقل ونقل اور وحی کے دلائل سے کامل اور واضح ہوچکا ہے۔ اس دعوی توحید کو بدلنے والا کوئی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# احکام شریعت کی صداقت اور یکجہتی

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل میں سے ایک دلیل اس کے رسولوں کی صداقت اور ان کے لائے ہوئے پیغام کی حقیقت بھی ہے۔ اس لیے کہ تمام شریعت مطہرہ محکم اور حسن و انتظام کی انتہائی بلندی پر ہے۔ اس کی خبریں ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ اس کے حقائق متفق علیہ ہیں۔ اس کے احکام عدل پر مبنی ہیں۔ کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس جیسی حسین چیز پیش کر سکے جو کہ ہر جگہ اور ہر زمانے کے مطابق ہو۔ اور تمام تر احوال میں فائدہ مند اور کار آمد ہو۔ رشد و ہدایت اور توفیق و اصلاح اور صراط مستقیم پر ہمیشہ کے لیے جاری ہو۔ اس میں نہ ہی کوئی تناقض ہو اور نہ ہی اختلاف؛ اور نہ ہی کوئی کمی یا خلل ہو اور نہ ہی فضول اور عبث۔ www.kitabosunnat.com

جب بھی صاحب بصیرت عالم اس پر گہری نظر ڈالتا ہے؛ تو اسے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے کہ اس شریعت کی خبریں سچی اور دلوں کو نفع دینے والی ہیں۔ اور اس کے احکام بہترین اور عبادت و معاملات کے لیے انتہائی مناسب ہیں۔ اور اس میں خواص و عوام کے حقوق کو علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا﴾ [النساء۸۲]

”کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلاف پاتے۔“

اللہ تعالیٰ نے ارباب خرد و دانش اور عقل سلیم رکھنے والے لوگوں کو اس عظیم دلیل کی طرف متنبہ کیا ہے۔ یہ سب سے بڑی اور واضح ترین جلی دلیل ہے کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



طرف سے نازل کردہ ہے۔ اور سارا قرآن حق ہے۔ اور جو کچھ اس کے متناقض ہے ؛ وہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ یَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَ یَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ﴾ [سبأ ٦]

''اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا وہ حق ہے اور وہ غالب اور حمد وثنا کے لائق کی طرف راہ دکھاتا ہے۔''

کیا یہ دین ہر طرح کی سچائی لیکر نہیں آیا؟ اور اپنے سے پہلے سچے لوگوں کی تصدیق نہیں کرتا؟۔ کیا یہ دین جھوٹ سے منع نہیں کرتا؟ اور جھوٹوں کو ہلاک نہیں کیا گیا؟

کیا اس دین نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے درمیان کامل عدل کی ترغیب اور حکم نہیں دیا؟۔

کیا اس دین نے ظلم وجور اور ہر قسم کے شر وفساد سے منع نہیں کیا؟۔

کیا اس کی بنیاد ایمان واخلاص اور توحید پر نہیں رکھی گئی؟۔ توحید کے منافی شرک اور بت پرستی سے منع نہیں کیا؟۔

کیا شریعت مطہرہ نے والدین کے حسن سلوک کرنے اور پڑوسیوں اور مساکین کے ساتھ احسان کرنے کے ؛ اور بالعموم تمام مخلوقات کے ساتھ احسان کرنے کا حکم نہیں دیا؟۔

حتی کے بے زبان جانوروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے ؛ اور یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

کیا اس شریعت مطہرہ نے وعدہ وفا کرنے اور عہد پورا کرنے کا حکم نہیں دیا؟ ؛ اور یہ نہیں بتایا کہ وعدہ وفا کرنا ایمان کا حصہ ہے؟۔ اور وعدہ توڑنے ؛ خیانت اور سرکشی کرنے سے منع نہیں کیا؟۔

کیا شریعت نے ایسے اسباب بجا لانے کا حکم نہیں دیا جو دنیا اور دین میں فائدہ مند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہوں؟اور کیا ہمیں اس بات کا حکم نہیں دیا کہ ہم صرف اسباب پر بھروسہ نہ کریں؛ بلکہ مسبب الاسباب پر اللہ رب العالمین پر توکل کریں اور ہر قسم کی امیدیں اسی سے وابستہ رکھیں؟۔

کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے تمام پاکیزہ چیزوں کو حلال اور تمام خبیث اور گندی چیزوں کو حرام نہیں ٹھہرایا؟۔ اور ہمیں ہر فائدہ مند کام کرنے اور ہر نقصان دہ امر سے دور رہنے کی ترغیب نہیں دی؟۔

اور کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سختی اور ناپسندیدگی کے وقت صبر کرنے اور آسانی اور پسندیدہ چیز کے حصول کے وقت شکر کرنے کی ترغیب نہیں دی؟۔

کیا شریعت مطہرہ نے ہمیں گریہ وزاری؛ آہ و بکا اور واویلا کرنے سے اور برے اخلاق اپنانے سے منع نہیں کیا؟۔

اور ہمیں قوت وشجاعت؛ عفت و پاکدامنی اور عمدہ اور اعلی اخلاق کی تعلیم نہیں دی؟۔

کیا ہمیں ان تمام امور کا حکم نہیں دیا جو شرعاً اور خلقاً اور فطرۃً بھلے اور اچھے معلوم ہوتے ہوں۔اور ہمیں ہر عقلی شرعی اور فطری برائی سے منع نہیں کیا؟۔

پس شریعت مطہرہ نے جس بھی چیز کا حکم دیا ہے؛ عقل سلیم کے ہاں وہ تمام امور سے بہتر اور عدل پر مبنی ہوتی ہے۔اور جس بھی چیز سے منع کیا ہے وہ تمام خصائل سے بری اور قبیح ترین ہوتی ہے۔

اور وہ نفع بخش اور صحیح عقائد واضح کیے ہیں جن کے بغیر دلوں کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ اور پھر انہیں لوگوں پر واجب کیا ہے؛ اور انہیں وہ بنیاد [اساس] بنایا ہے جس پر اقوال وافعال اور امور دین و دنیا کی عمارت قائم ہوتی ہے۔ اور اسلام وہ اعلی اور فاضل اخلاق اور نیک اعمال لے کر آیا ہے جو کہ افراد اور جماعتوں کے لیے کارگر ہوتے ہیں اور ان سے عبادات اور معاملات کی اصلاح اور درستگی ہوتی ہے۔

پس عاجل یا آجل خیر وصلاح اور ہدایت کی وہ کون سی بات ہے جسے شریعت نے واضح نہ کر دیا ہو اور اس کی طرف دعوت نہ دی ہو؟۔ اور عاجل یا آجل شر وفساد اور برائی وضرر کی وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کون سی بات ہے جس کی راہ اور مسلک سے دین اسلام نے خبردار کرتے ہوئے منع نہ کیا ہو؟

اسلام کے اصولوں میں سے کون سا اصول؛ اور قواعد میں سے کون سا قاعدہ؛ اور خبروں میں سے کون سی خبر اور احکام میں سے کون سا حکم ایسا ہے جو علوم صحیح سے متناقض ہے یا عقل سلیم اور استقامت پر قائم نظام اس کے خلاف ہو؟۔

بلکہ غیر متناقض براہین و دلائل اس بات پر قائم ہو چکے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کے بنیاد کسی دوسری چیز پر ہو وہ نقصان دہ اور خراب ہوتی ہے۔ اور ہر وہ عمارت جو اس کی بنیادی تعلیمات اور احکام کے خلاف قائم/تعمیر کی گئی ہو؛ آخر کار اس کا انجام تباہی اور بربادی ہوتا ہے۔ ہر وہ نظام جو کسی دوسرے سے لیا جائے اس کی عاقبت بہت ہی پراگندہ ہوتی ہے۔

اس لیے کہ اسلام نظام کو بنانے والی ہستی اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جو کہ عزیز و حکیم بھی ہے؛ اور غیب اور شہود کے امور سے آگاہ اور خبردار بھی ہے۔ اور اس نے اپنے علم سے ہر ایک چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اس کی رحمت اور بھلائی ہر ایک چیز کو شامل اور وسیع ہے۔ اور ان لوگوں کو کامیابی اور سعادت مندی کی ضمانت دی ہے جو اس دین کو قائم کریں اور اس پر استقامت کے ساتھ گامزن رہیں۔ اور اس بات کی بھی ضمانت دی ہے کہ جو کوئی اس دین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے؛ اور اللہ کی رضا کے لیے اس کے سامنے اپنا سر جھکا لے تو اسے ثواب اور کامیابی [دونوں چیزیں] ملیں گی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت؛ عظمت اور بادشاہی اور غلبہ کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور یہ تمام آیات اللہ تعالیٰ کی حکمت و حمد؛ احسان و سخاوت؛ ہدایت و رحمت؛ شفاء اور نور پر دلالت کرتی ہیں۔ اور ان میں تمام امور کی اصلاح اور کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

[الاعراف : ۱۵۷]

''جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہے، جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ رسول انہیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے، ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے، ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی حمایت اور مدد کی اور اس روشنی کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' [1]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل: ۹۰]

''اللہ تعالیٰ تمہیں عدل و احسان اور اہل قرابت پر خرچ کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتے ہیں۔ وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تا کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔''

---

[1] یہ بھی ان لوگوں کی صفت ہے جو رحمت الٰہی کے مستحق ہیں۔ پہلے اوصاف بیان کرنے کے بعد یہود و نصاریٰ کے لیے گنجائش باقی تھی کہ وہ آنحضرت ﷺ کا انکار کرنے کے باوجود دعویٰ کرلیں کہ ان میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔ لہذا وہی اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے استحقاق رحمت کے لیے حضرت نبی امی ﷺ پر ایمان لانے کو شرط قرار دیا جن کے تمام اوصاف تورات وانجیل میں صاف صاف مذکور ہیں۔ وہ نبی امی ﷺ ان کو نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے اور اللہ کے حکم سے پاکیزہ چیزوں کی حلت اور ناپاک اور خبیث چیزوں کی حرمت کا اعلان کر رہا ہے۔ اس آیت میں تحلیل و تحریم کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف مجازی ہے۔ اصل میں تحلیل و تحریم کا اختیار تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ لیکن اللہ کا پیغمبر ﷺ چونکہ اشیا کی حلت و حرمت کا مظہر و مبین ہے اس لیے مجازاً تحلیل و تحریم کی نسبت آپ کی طرف کی گئی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ يَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِيَ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَ يَهْدِيَ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ [سبا ٦]

''اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا وہ حق ہے اور وہ غالب اور حمد و ثنا کے لائق کی طرف راہ دکھاتا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا﴾ [الانعام: ١١٥]

''اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔''

پس یہی وجہ ہے کہ اس قرآن میں اور اس شریعت میں کامل ترین صفات اور عمدہ ترین حمد و ثناء بیان ہوئی ہے اور اس کی بتائی ہوئی خبریں اپنے تمام تر موارد اور مصادر میں ان جلیل القدر صفات کی تفسیر بیان کرتی ہیں جن کا علم رکھے بغیر؛ اور ان پر عمل کیے بغیر اور ان کے نور ہدایت سے نور حاصل کیے بغیر؛ اور ان کے حقائق و اسرار سے آگاہی حاصل کیے بغیر بشریت کے لیے کسی بھی قسم کی سعادت و خوشی حاصل کرنا ممکن نہیں۔

❁❁❁❁

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# رسولوں کی سچائی اور ان کی توقیر کا وجوب

[رسولوں کے اقوال و احکام کو ترجیح دینا اور ان کی عزت و توقیر بجالانا واجب ہے]

اللہ تعالیٰ کی توحید اور عظمت و کمال میں اکیلا و یکتا ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ نے اتنے زیادہ اور مختلف انواع و اقسام اور افراد کے معجزات سے اپنے رسولوں کی صداقت کو ثابت کیا ہے؛ کہ جو کچھ پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر آئے ہیں وہ حق اور سچ ہے۔ خصوصاً ان تمام انبیاء و مرسلین کے سردار جناب محمد ﷺ کا لایا ہوا پیغام [اور آپ کے معجزات]۔''

مخلوق پر یہ واجب ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی قدر و مرتبت کو پہچانیں۔ اور باقی تمام مخلوق سے ان کے امتیازی اوصاف و فضائل کی معرفت حاصل کریں۔ اور یہ کہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی محبت و توقیر اور عزت و احترام نہ صرف واجب ہے؛ بلکہ تمام فرائض سے بڑا فریضہ اور تمام واجبات سے اہم ترین واجب ہے۔

اور یہ بھی واجب ہے کہ تمام لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت ہونی چاہیے؛ اور ان کے لائے ہوئے اس پیغام کے سامنے خشوع و خضوع اور سر تسلیم خم کر لینا چاہیے جس کے سامنے باقی سارے عقائد اور ادیان ماند پڑ گئے ہیں اور یہ کہ ان کے اس پیغام کا معقولات؛ قیاسات اور اپنے ذوق سے یا دوسرے ایسے عقائد و نظریات مقابلہ و معارضہ نہیں کرنا چاہیے جن کی طرف بعض باطل پرست لوگوں کا میلان ہوتا ہے۔ بلکہ رسولوں کے اقوال پر ایمان لائے بغیر انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا اسلام کامل ہوسکتا ہے جب تک کہ انہیں بنیادی اصول نہ بنا لیا جائے۔ ایسی بنیاد جو کہ حق کا پیمانہ ہو اور ہر چیز کو اس کی طرف لوٹایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ مرسلین علیہم السلام کی دعوت کا خلاصہ اور بنیادی عنصر اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت اور عبودیت اور اس کے لیے اخلاص عمل ہوا کرتی تھی۔ اور اس پر ایسے دلائل قائم ہو چکے ہیں کہ نہ ہی کوئی چیز ان سے ٹکراؤ رکھتی ہے اور نہ ہی کوئی چیز ان کی صداقت اور ان کے لائے ہوئے پیغام کی صحت میں مانع ہو سکتی ہے۔

دین دار اور عقل مند مکلّف پر واجب ہوتا ہے کہ وہ بغیر کسی قید و شرط کے رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کا اعتراف کریں کہ یہی صحیح اور اصلی بنیاد ہے۔ وہ یقینی طور پر ثابت شدہ اساس ہے۔ اور ان سے ٹکراؤ رکھنے والی تمام چیزیں باطل ہیں۔ اس لیے کہ جو بھی چیز حق سے ٹکراؤ رکھتی ہو؛ وہ باطل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ﴾ [یونس : ۳۲]

"پھر حق کے بعد سوائے گمراہی کے کیا باقی رہ جاتا ہے؟۔"

جو کوئی تجربہ کار لوگوں کے تجربات کے سامنے گردن جھکا لیتے ہیں؛ یا باطل پرستوں کے نظریات کے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے ہیں؛ اور انہیں رسولوں کے لائے ہوئے پیغام پر ترجیح دیتے ہیں؛ و یقینی طور پر اپنی بے دینی اور کم عقلی پر خود گواہی پیش کرتے ہیں۔

یہ تمام باتیں فرضی طور پر بطور تنزل کے کہی گئی ہیں کہ اگر کوئی معقولات رسولوں علیہم السلام کے لائے ہوئے پیغام سے متناقض ہو۔ تو پھر اس وقت کیا عالم ہو گا جب عقل سلیم؛ اور درست معقولات رسولوں کی دعوت کی تائید اور تصدیق کرتی ہوں۔ یہ امر رسولوں کی صداقت پر سب سے بڑی دلیل ہے۔

ٹکراؤ اور معارضہ بیوقوف لوگوں کی معقولات کے ساتھ ہوتا ہے؛ جن کو انہیں کی ناقص معلومات نے متکبر بنا دیا ہوتا ہے۔ واللہ المستعان۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# معجزات انبیاء پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کلام

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اہل عقل و دانش کے ہاں یہ بات متفق علیہ طور پر معلوم ہے کہ معجزات انبیائے کرام علیہم السلام صرف انہی کے ساتھ خاص ہوتے ہیں؛ یہ ان کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے نہیں ہوسکتے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی چیزیں انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے پیدا ہی نہیں کیں۔ خواہ وہ معجزات ان کی زندگیوں میں ان کی اقوام میں ظاہر ہوئے ہوں یا پھر وہ متفرق معجزات ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان انبیائے کرام علیہم السلام کے ماننے والوں اور ان کے جھٹلانے والوں کے مابین تفریق کے لیے رکھے ہوں؛ یعنی متبعین کی نجات میں نافرمانوں اور اعداء کی ہلاکت ہوتی ہے اور یہ معجزات ان چیزوں کی جنس سے نہیں ہوتے جو کہ دوسرے مختلف قسم کے لوگوں کی عادات میں پائی جاتی ہیں۔''

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا تمام اہل ارض کو غرق کرنا سوائے حضرت نوح علیہ السلام کے اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہونے والوں کے۔ اس کی کوئی مثال پوری دنیا میں کبھی نہیں پائی گئی۔ ایسے ہی قوم عاد کی ہلاکت؛ جو کہ سخت اور لمبے ستونوں والے تھے۔ جن کی مانند کوئی دوسری قوم پیدا ہی نہیں کی گئی۔ یہ لوگ اپنی کثرت اور قوت اور ایسی عظیم تر تعمیر و ترقی؛ کہ ایسی ترقی کی نظیر جہاں میں نہیں ملتی؛ کے باوجود ایک سخت اور تیز آندھی سے ہلاک کر دیے گئے۔ جس ہوا نے سات راتوں اور آٹھ دنوں میں ان کو کاٹ کر رکھ دیا۔ حتی کہ ان کی حالت یہ ہوگئی گویا کہ وہ کھجور کے کھوکھلے تنوں کی طرح گرے پڑے ہوں۔'' [1] جبکہ حضرت ہود علیہ السلام

[1] یہ اصل میں قرآن مجید کی ان آیات مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ ⇦⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



اور ان کے پیروکار نجات پا گئے۔

پوری دنیا میں اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔

یہی حال حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا بھی ہے۔ جن کے پاس بڑے بڑے شہر اور بہت عالیشان مسکن تھے۔ میدان پہاڑ اور باغ تھے۔ انہیں صرف ایک چیخ سے ہلاک کر دیا گیا۔ ❶

پوری دنیا میں اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایسے ہی حال حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا بھی ہے۔ جن کے پاس کئی بڑے شہر اور بہت بلند و بالا مسکن تھے۔ جو ان پر الٹ دیے گئے۔ پھر اس کے بعد ان پر آسمانوں سے پتھر برسائے گئے؛ جو ان کے نافرمان لوگوں پر برستے۔ ان میں سے بھی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ اس سزا سے بچ گئے؛ سوائے ان کی بیوی کے؛ اسے بھی وہ سزا ملی جو باقی لوگوں کو ملی تھی۔ پوری دنیا میں اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایسے ہی حال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی اقوام کا بھی ہے۔ یہ دو بڑے گروہ تھے۔ جن کے لیے سمندر کو پھاڑ دیا گیا تھا۔ ان میں سے ہر گروہ ایک بڑے تودے کی طرح تھا۔

پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اس راستے پر چلے اور وہ صحیح سالم دوسری طرف جا نکلے؛ جب فرعون کی لشکر اس راستے پر آگے بڑھے تو ان پر پانی کو ملا دیا گیا؛ [اور وہ لوگ غرق ہو گئے] پوری دنیا میں اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔

اہل خرد و دانش ان معجزات کو جانتے ہیں۔ حالانکہ یہ امور ان چیزوں کی جنس سے نہیں

⇦⇦ ﴿فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ o وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ o سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ o فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ o﴾ [الحاقة: ٤۔٨] ثمود اور عاد نے قیامت کو جھٹلایا، ثمود تو ایک ہیبت ناک چیخ سے ہلاک کیے گئے۔ رہے عاد تو وہ سناٹے کی سخت آندھی سے ہلاک کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آندھی کو ان پر متواتر سات راتیں اور آٹھ دن مسلط کیے رکھا۔ آپ دیکھتے کہ وہاں لوگ یوں چت گرے پڑے ہیں جیسے وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ کیا آپ ان میں سے کوئی بھی باقی بچا دیکھتے ہیں؟"

❶ یہ اصل میں قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ o﴾ [یس: ٢٩] "وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہیں جن سے عام طور پر آدمی مر جاتے ہیں۔ ہاں ان میں سے بعض میں طاعون بھی پھیل جاتا ہے اور بعض میں کچھ دوسری بیماریاں سرایت کر جاتی ہیں۔ یہ چیزیں لوگوں میں عام اور معروف ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے والے معجزات کی شان نرالی ہوتی ہے۔ بلکہ ہر نئی تخلیق وایجاد [یا ظہور پذیر ہونے والی چیز] اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ لیکن یہ نشانیاں ان چیزوں کی جنس سے نہیں ہوتیں جن کی عادت وشہرت لوگوں میں ہوتی ہے۔

یہی حال کعبہ کا ہے۔ اسے ایک غیر زرعی علاقے میں پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے پاس کوئی ایک ایسا بھی نہیں ہے جو دشمن سے کعبہ کی حفاظت کرے۔ اور نہ ہی اس کے پاس باغ وبستان اور لوگوں کی رغبت کی چیزیں ہیں۔ نہ ہی اس میں کوئی رغبت کی چیز ہے اور نہ ہی ڈرنے کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی ہیبت اور عظمت لوگوں کی دلوں میں ڈال کر اس کی حفاظت فرمائی ہے۔ پس جو کوئی بھی اس گھر میں آتا ہے وہ خشوع وخضوع کے ساتھ ؛اور انتہائی درجہ کے تذلل وانکساری کے ساتھ یہاں آتا ہے۔ اور پوری دنیا کے لوگوں میں دلوں میں اس گھر کی طرف محبت ورغبت اور یہاں تک حاضری کا شوق ڈال دیا ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی دنیاوی سبب نہیں ہے۔ اور بیت اللہ ہزاروں سال سے اسی حالت پر ہے۔

پوری دنیا میں کسی بھی دوسری عمارت کے لیے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس وجہ سے فلاسفہ اور دوسرے لوگوں ابھی تک حیرت زدہ ہیں [ان سے یہ معمہ حل نہیں ہو رہا]۔

اور ایسے ہی جو سلوک اللہ تعالیٰ اصحاب الفیل کے ساتھ اس وقت کیا جب وہ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کی نیت سے چلے۔ اس ارادہ سے ایک بہت بڑا لشکر چل پڑا تھا جن کے ساتھ ہاتھی بھی تھا۔ اہل مکہ مکہ شہر سے بھاگ نکلے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھی راستے میں بیٹھ گیا اور مکہ/ بیت اللہ کی طرف اس نے اپنی حرکت روک لی۔ جب اسے کسی دوسری طرف موڑتے تو وہ چل پڑتا ؛ مگر جب بیت اللہ کی طرف موڑتے تو وہ رک جاتا۔ پھر سمندر کی طرف سے چھوٹے چھوٹے پرندے آئے جنہیں ابابیل کہا جاتا ہے ؛ وہ ٹولیوں کی شکل میں اڑتے ہوئے گروہ در گروہ وارد ہوئے۔ اور اس لشکر پر کنکریاں پھینکیں ؛ جن سے یہ سارے لشکری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ہلاک ہو گئے۔ پوری دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

یہ آیات بینات/کھلے ہوئے معجزات انبیائے کرام علیہم السلام کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں اور ان کے مخالفین و منکرین کے درمیان فرق کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے۔ پھر آپ نے رسولوں کو جھٹلانے والوں کی ہلاکت اور رسولوں کی نجات کی آیات بیان کیں؛ اور فرمایا:

''یہ خبریں پورے عالم میں تواتر کے ساتھ پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اہل عقل جانتے ہیں کہ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات اور ان کے جھٹلانے والوں کے لیے سزائیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان آیات کو ان جیسے لوگوں کے سامنے عبرت کے لیے بیان کیا جاتا ہے۔ اور قرآن [جو کہ خود ایک عظیم الشان معجزہ ہے] کی نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے کے وقت سے لیکر ہمیشہ کے لیے [قیامت تک] باقی رہنے والی ہیں۔ اس کی للکار اور چیلنج کی آیات پڑھی جاتی رہیں گی۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ [الإسراء: ۸۸]

''آپ ان سے کہیے کہ: اگر تمام انسان اور جن سب مل کر قرآن جیسی کوئی چیز بنالائیں تو نہ لاسکیں گے خواہ وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔''[1]

اس دعوت حق کے شروع کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح کی دعوی اور قطعی دوٹوک چیلنج کرنا؛ حالانکہ اس وقت آپ کو مخلوق کی کثرت کا علم تھا؛ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قرآن خلاف عادت ایک معجزہ ہے جس سے ٹکراؤ کی طاقت جن و انس میں نہیں۔ اور یہ معجزہ انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا۔

---

[1] تو ایسا بے نظیر معجزہ ہے کہ تمام جن و انس مل کر اور باہمی صلاح مشورہ کر کے بھی اس کا مثل پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ قرآن مجید اپنی فصاحت و بلاغت میں، حسن و جمال نظم و تالیف میں، اخبار بالمغیبات اور دلائل و براہین میں ایسا بے مثال ہے کہ اس کی نظیر بنانا محال اور غیر اللہ کی طاقت سے باہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



پھر اس اتنے لمبے زمانہ میں آپ کے موافقین اور مخالفین عرب و عجم میں سے ہر ایک نے یہ چیلنج سنا ہے؛ مگر اس کے باوجود تمام امتوں میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسی کتاب نہیں لا سکا جسے لوگ پڑھتے ہوں اور وہ گواہی دیں کہ یہ بھی قرآن جیسی ہی کتاب ہے۔

اس حقیقت کو ہر کوئی جانتا ہے۔ لوگوں میں سے جب بھی کوئی انسان کلام کرتا ہے۔ بھلے وہ کلام لفظ و معنی کے لحاظ سے کلام کے اعلی ترین طبقات میں سے ہو۔ مگر لوگ اس جیسا؛ یا اس کے مشابہ یا اس کے قریب کا کلام پیش کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ شعری صورت ہو یا خطابت کی یا پھر مختلف علوم میں کلام ہو یا حکمت بھرا استدلال و وعظ اور رسائل کا کوئی مجموعہ۔ یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا کلام۔ ان میں سے جو بھی چیز ہو؛ اس کے ہم معنی و ہم مثل یا قریب ترین یا متشابہ دوسرا کلام بھی پایا جاتا ہے۔

جبکہ قرآن کریم کے بارے میں عرب و عجم کے تمام لوگ جانتے ہیں کہ اس کی کوئی مثال و نظیر نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ عرب عجم کی بہت سخت کوشش ہے کہ اس قرآن کا مقابلہ کر سکیں۔

قرآنی آیات کے الفاظ؛ اس کی آیات کا نظم وضبط؛ غیب سے متعلق اپنی خبروں میں؛ اور اپنے احکام یعنی اوامر و نواہی میں؛ وعد و وعید کی آیات میں؛ اپنی جلالت و عظمت میں؛ اور دلوں پر غلبہ و بادشاہی میں منفرد اور یکتا ہے۔ اور جب اس کی آیات کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے تو یہ خود ہی ایک آیت اور نشانی بن جاتی ہیں۔

ان تمام چیزوں کی کوئی نظیر پوری دنیا میں نہیں پائی جاتی ......" وللہ الحمد

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کی منفعت

(جو کچھ انبیاء و مرسلین لیکر آئے ہیں وہ نفع بخش حق ہے؛ اور جو کچھ اس کے خلاف ہو وہی اصل میں باطل ہے)۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے مرسلین علیہم السلام کی صداقت کے عقلی دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ:

''تمام مرسلین علیہم السلام خصوصاً ان تمام کے امام اور خاتم المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سود مند حقائق لے کر آئے ہیں۔ ان کی بتائی ہوئی ساری باتیں حق اور سچ ہیں۔ اور ان کے تمام تر احکام حق اور عدل و حکمت پر مبنی ہیں۔ حق کی کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی جو آپ لیکر نہ آئے ہوں؛ اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرکے اس پر عمل کرنے کی ترغیب نہ دی ہو۔ اور کوئی باطل ایسا نہیں ہے جسے لوگوں کے سامنے واضح کرکے تمام خلق کو اس کے ارتکاب سے خبر دار نہ کیا ہو۔''

یہ اصل ان تمام لوگوں کے مابین متفق علیہ ہے جو نبوت و رسالت کا صحیح معنوں میں اعتراف کرتے ہیں۔ پس جو کوئی عقل اور معقول [معقولیت] کا دعوی کرتا ہو؛ اور پھر اس سے متناقض ہو جو مرسلین علیہم السلام لیکر آئے ہیں؛ تو ہمیں یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا معقول فاسد ہے [یا پھر اس کی عقل میں خلل ہے]۔ اور اس آدمی کا دعوی باطل ہے۔ اس لیے کہ عقل صحیح کبھی حقِ صریح کے خلاف نہیں ہوسکتی۔

اس چیز کی مزید وضاحت اور تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ: جو حق مرسلین علیہم السلام لیکر آئے ہیں- خواہ وہ حکم کی شکل میں ہو یا خبر کی شکل میں- وہ واضح معلوم اور معصوم حق ہے۔ اسے محمود اور مذموم میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہ سارے کا سارا محمود حق ہے۔ اور رہ گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



رسولوں کی مخالفت کرنے والوں کا معقولات کا دعوی؛ تو وہ ان معقولات پر اعتماد کرتے ہیں جنہیں حق اور باطل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ان کے محمود اور مذموم ہونے پر عقلاء کا اتفاق ہے۔

اور اس قسم کا دعوی کرنے والوں کے درمیان بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک گروہ کے ہاں ایسی معقولات ہیں جن کی وہ نصرت کرتا ہے؛ اور دوسرے فریق کے ہاں موجود معقولات پر تنقید کرتا ہے۔ یہ لوگ پاگل پن میں خلط ملط کر رہے ہیں۔ اور ان کے درمیان ایسا اختلاف ہے جسے کنٹرول نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ﴾ [ق: ٥]

''بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انھوں نے جھٹلا دیا۔ پس وہ ایک الجھے ہوئے معاملے میں ہیں۔''

تو کیا ان جاہل گمراہ اور پاگل پن کا شکار کے پیروکار اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے؛ سب سے بڑھ کر سچے؛ ہدایت یافتہ اور سب سے افضل اور ہر صفت میں کمال کے اعلی مقام پر فائز رسولوں کے پیروکاروں کو چھوڑ کر ان کی اتباع کی جائے۔

مرسلین عظام علیہم السلام ہر نقص اور عیب اور برائی سے پاک اور مبرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اقوال و افعال کو عصمت کی دولت سے نوازا ہے۔ اور ان پر عظمتوں والے رب العالمین کی طرف سے عظیم الشان کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ وہ کتابیں جو کہ ہدایت کا اصل مادہ اور خیر و بھلائی کامیابی اور نور اور رحمت کا منبع اور سرچشمہ ہیں۔ اور ہر کامیابی اور سعادت کی اصل ان کتابوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم السلام کی صداقت اور ان کے لائے ہوئے پیغام کی صحت و درستگی پر مختلف قسم کے دلائل پیش کیے ہیں؛ کہ حق یہی ہے جو یہ حضرات لیکر آئے ہیں؛ اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ صرف گمراہی ہے اور یہ پیغام الٰہی نورِ رحمت اور خیر و بھلائی ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی صرف شر و فساد اور گمراہی کے اندھیرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



يُؤْمِنُوْنَ ٥ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ٥ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ [جاثية ٦-٨]

''یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں، پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔تباہی ہے ہر اس بہتان تراش اور گنہگار کے لئے۔جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ انہیں سنتا ہے پھر از راہ تکبر اپنی بات پر یوں اڑ جاتا ہے جیسے اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو آپ دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔''

ہاں اللہ کی قسم! سالکین کے لیے حق کی راہیں واضح ہو چکی ہیں۔

اور یقین کرنے والوں کے لیے براہین حق اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بیان ہو چکی ہیں۔

اور یقین و بصیرت رکھنے والوں کے لیے نور ہدایت بیان ہو گیا ہے۔

اور سرکش معاندین پر حجت قائم ہو چکی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مرسلین عظام علیہم السلام کی مخالفت کرنے والے تمام بدبخت آخر کار اس بات کا اعتراف کریں گے کہ انہوں نے رسولوں کی اور عقل کی مخالفت کی۔

پس وہ کہیں گے: [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:]

﴿وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ٥ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ٥﴾ [الملك ١٠-١١]

''پھر کہیں گے: کاش ہم سن لیتے یا سمجھتے تو ہم (آج) اہل دوزخ میں شامل نہ ہوتے گویا وہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلیں گے، لعنت ہو اہل دوزخ پر۔'' [1]

[1] اب مشرکین حسرت و ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے کاش! اگر ہم اللہ کی آیتیں سن کر بلا تفکر و تامل مان لیتے یا سمجھ سوچ کر ان کو قبول کر لیتے تو آج دوزخیوں کے ساتھ نہ ہوتے۔اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر داعیِ حق کی بات محض سن کر بحث و تمحیص کے بغیر ہی اس کی دیانت و امانت پر اعتماد کر کے اس کی دعوت کو قبول کیا جائے تو یہ بھی ذریعہ نجات ہے۔اس طرح مشرکین و کفار اپنے جرم کا اقبال کرلیں گے اور ان جہنمیوں کے لیے خدا کی رحمت سے دوری اور محرومی ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

# بندوں کے دلوں میں فطرت

وہ عقلی دلائل و براہین جو کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپ کے غنی ہونے اور تمام مخلوق کے آپ کی بارگاہ کے فقیر و محتاج ہونے پر دلالت کرتے ہیں؛ ان میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا کیا ہے۔ اور ان میں سے بھی بالخصوص اپنے انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم السلام اور خواص خلق کو۔ جو کہ ائمہ ہدایت اور ظلمتوں میں نور کا روشن چراغ ہیں۔ اور ان کے علاوہ وہ اہل خرد و دانش اور ارباب فکر و فقہ جن کو اللہ تعالیٰ نے کافی و وافی عقل سے نوازا ہے اور وہ مخلوق میں ایک اونچا مقام رکھتے ہیں۔

ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے کامل اعتراف پر پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر حال میں مقصود و معبود برحق رہے ہیں۔ پس یہ معاملہ ان کے دلوں میں تمام حقائق سے بڑھ کر عظمت والا؛ واضح اور جلی رہا ہے۔ یہ وہ ضروری اور بدیہی علوم ہیں کہ جن کا انکار کرنا کسی ایک کے لیے بھی ممکن نہیں ہے۔

اور ان کے منکر کے پاس کوئی علم یقینی یا قابل حجت دلیل ایسی نہیں ہے جس کی بنا پر وہ ان حقائق کا انکار کرسکیں؛ سوائے اس کے کہ وہ ان حقائق کا علم ہی نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ ان کے ادراک کا فساد اور فاسد عقائد میں ان کی بے راہ روی اور طلب ہدایت سے اعراض ہے۔

اہل عقل و دانش کے مابین یہ بات متفق علیہ طور پر معلوم شدہ ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا اس میں کسی چیز کے وجود کا شبہ تک نہیں ہوتا؛ کجا کہ اسے ایسی دلیل سمجھا جائے جس کو بنیاد بنا کر تمام ایمان و یقین رکھنے والے اہل علم کی سب سے بڑی واضح اور قوی ترین دلیل کو رد کیا جاسکے۔ وہ اہل علم جو کہ تما مخلوق سے بڑھ کر علم و معرفت رکھنے والے؛ کمال درجہ کا صدق و یقین اور صاف و شفاف اور کھلی ہوئی عقول اور صاف ترین دل رکھنے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



یہ یقین جو ان لوگوں کے دلوں میں ہے جو اولین و آخرین کے سردار ہیں؛ کوئی چیز اس یقین کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ مرسلین عظام علیہم السلام اپنے ماننے والوں سے یہ سوال کیا کرتے تھے: [اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:]

﴿اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ [ابراهيم ١٠]

''کیا اللہ تعالیٰ کی بابت تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کے بنانے والے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ [جاثية : ٦-٨]

''پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔ تباہی ہے ہر اس بہتان تراش اور گنہگار کے لئے۔ جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ انہیں سنتا ہے پھر از راہ تکبر اپنی بات پر یوں اڑ جاتا ہے جیسے اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔''

یہ بدیہی اور یقینی اور ضروری علم جو کہ اہل علم و یقین کے مابین متفق علیہ ہے؛ یہ تمام صفات کمال میں اعلیٰ خلق پر ہے۔ اور ان لوگوں کے نزدیک یہ سب سے کامل واضح اور جلی علم ہے۔ یہ بات محال اور ممتنع ہے کہ یقینی حقائق میں سے کسی چیز کا علم اس کے قریب بھی ہو سکے ۔ پس جو کوئی اس میں شک یا تردد کا شکار ہوتا ہے؛ حقیقت میں وہ اپنے آپ کو جہالت؛ گمراہی اور حماقت میں ڈالتا ہے۔ یہ ایک کھلا ہوا تکبر ہے [جس کی سزا اس کی عقل کے تعطل کی صورت میں اسے مل رہی ہے۔]

جبکہ ہدایت کی توفیق دینے والے صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



دلیل:

## مسلمانوں اور نبی کریم ﷺ کی معرفت رکھنے والوں کا اجماع

تمام صحیح اور نفع بخش حقائق میں رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے سرمدی پیغام کے سچ ہونے کی ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ:

"تمام مسلمانوں کا اور محمد ﷺ کی معرفت رکھنے والے تمام لوگوں کا اجماع ہے کہ محمد ﷺ علی الاطلاق تمام مخلوق سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں؛ اور ان تمام سود مند حقائق کی معرفت بھی رکھتے ہیں جو سب سے بڑے بیان اور واضح عبارت؛ فصیح بیان کی صورت میں مخلوق کی خیر خواہی کے لیے موجود ہے۔"

یہ امور جب مکمل ہوئے تو محمد ﷺ میں موجود کمال تمام کی وجہ سے مکمل ہوئے۔ اس لیے کہ کوئی ایک بھی علم میں؛ فصاحت و بلاغت میں؛ اور خیر خواہی میں آپ کے ہم پلہ تو کیا آپ کے قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ اور یہ بات ضروری علم یقینی کے طور پر علم ہے کہ آپ جو کچھ بھی لیکر آئے ہیں؛ وہ ایسا حق ہے جس کی حقانیت میں کوئی ادنیٰ شک بھی نہیں ہوسکتا۔

خصوصاً توحید کے باب آپ کا عظیم الشان بیان موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی خوبصورت اسماء ہیں اور وہ بلند کامل اور عالیشان صفات ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں متفرد اور متوحد ہیں۔ ان میں کوئی دوسرا آپ کا شریک نہیں۔

ادنیٰ سی عقل رکھنے والوں اور بات سننے اور ماننے والوں کے لیے صرف یہی ایک دلیل بھی کافی وشافی ہوسکتی ہے۔

پس ان لوگوں پر انتہائی تعجب ہے جو اس عظیم الشان نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے اعراض کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



آپ جو شریعت لے کر آئے ہیں اس سے بڑھ کر کامل اور بڑی اور صحیح شریعت اس جہاں میں نہیں آئی۔

لیکن پھر بھی یہ لوگ اس شریعت کے مقابلہ میں ان مادہ پرستوں کے اقوال پیش کرتے ہیں؛ جن کی سمجھ پر ناسمجھی کا غلبہ ہے اور ان کی عقلیں ناکارہ اور خراب ہو چکی ہیں۔

اور یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جتنے بھی ادیان نے اس شریعت کا مقابلہ کیا ہے؛ وہ اصل میں جہالت ؛ گمراہی اور واضح تکبر کی وجہ سے تھا۔ یہ بات ان مسائل کا دقت نظر سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے جن مسائل میں ان لوگوں نے شریعت اسلام سے مقابلہ کیا تھا۔ اور رسولوں کے آمنے سامنے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے حق میں اور آپ کے امثال دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کے حق میں فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّا جَائَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِؤُنَ٥﴾ [غافر : ۸۳]

”پھر جب ان کے رسول، ان کے پاس واضح دلائل لے آئے تو وہ اپنے ہی علم میں مگن رہے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے اسی نے انہیں آ گھیرا۔“

❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



# حاصل کلام

بلاشک وشبہ تمام تر موجودات؛ تمام تر نئے ایجادات (حوادث) معارف اور حرکات؛ زمین وآسمان کے رب؛ اللہ رب العالمین [کے وجود اور] کی توحید کی دلیل ہیں:

۱۔ مخلوقات کو عدم سے وجود میں لانے والا کون ہے؟

۲۔ تمام تر امور کا مدبر ومتصرف کون ہے؟۔

۳۔ زمین وآسمان کو پیدا کرنے والا اور اپنی قدرت سے ان کی حفاظت کرنے والا اور ان کو قائم رکھنے والا کون ہے؟۔

۴۔ انسان کو نطفہ کے قطرہ سے پیدا کرنے والا کون ہے؟ جواب وہ سرکش اور جھگڑالو بنا پھرتا ہے۔

۵۔ زندگی اور موت دینے والا؛ خوش بخت اور بد بخت بنانے والا کون ہے؟۔

۶۔ سابقہ ظالم سرکش اور باغی امتوں کو ہلاک کرنے والا اور انہیں طرح طرح کی سزائیں دینے والا کون ہے؟۔

۷۔ اور [عین اسی موقعہ پر] انبیاء ومرسلین اور ان کے ماننے والوں کو اس عذاب وسزا سے نجات دینے والا کون ہے؟۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان باتوں میں واضح عبرتیں اور کھلے ہوئے دلائل اور براہین ہیں۔

۸۔ دانے اور گھٹلی کا پیدا کرنے والا کون ہے؟

۹۔ زمین کو پھاڑ کر اس میں نہریں اور چشمے بہانے والا کون ہے؟۔

کیا یہ اس ہستی کے وجود کے اثرات ہیں جو جب کسی چیز سے کہتی ہے ہو جا؛ تو وہ ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ وہ کون ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب تخلیق سے نوازا؛ اور پھر ہر مخلوق کو اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



ان مصلحتوں کی طرف ہدایت دی؛ جو کہ اس کے علاوہ کسی اور کے ساتھ مناسب نہیں۔

۱۱۔ مختلف علوم وفنون کی تعلیم دینے والا کون ہے؟۔

۱۲۔ سوکھی ٹہنیوں پر تروتازہ پھل لانے والا کون ہے؟۔

۱۳۔ وہ کون ہے جس نے ہر چیز کو انتہائی محکم پختہ اور جچے تلے انداز میں اور انتہائی کمال کے انتظام کے ساتھ پیدا کیا؟۔

۱۴۔ وہ کون ہے جس نے ہر چیز کو بہترین کارگری کے ساتھ پیدا کیا۔ اور شریعتیں مقرر کیں؛ اور ان شریعتوں میں انتہائی درجہ کی ہدایت اور اصلاح پوشیدہ رکھی؟۔

۱۵۔ وہ کون ہستی ہے جو بادلوں کو چلاتی ہے؛ اور ان بادلوں نے اپنے اندر سینکڑوں ٹن پانی اٹھایا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ پانی مختلف بندوں اور مختلف شہروں تک پہنچتا ہے؟۔

کیا یہ وہی ہستی نہیں ہے جو یوم محشر میں مخلوق کو ان کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے گی؟۔ ان لوگوں پر انتہائی تعجب ہے جو ان نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود رب العالمین کے منکر ہیں اور دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہیں۔

کس چیز نے ان کو گمراہ اور اندھا کر دیا؟۔

یہ لوگ کیسے اس مسئلہ/قضیہ کا اعتراف نہیں کرتے جو تمام مسائل/قضایا سے بڑھ کر اہم واضح اور جلی ہے۔

وہ عظمت کس مالک اللہ رب العالمین؛ ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لیے معبود برحق ہیں۔ وہ بڑے بادشاہ ہیں جن کی بادشاہی کی کوئی انتہا نہیں۔

ان کی رحمت تمام جہانوں کی مخلوقات کو شامل ہے؛ اور وہ ان سب کو روزی دیتے ہیں۔

کسی ایک ذرہ کو بھی نہ ہی ترک کرتے ہیں اور نہ ہی بھولتے ہیں۔

وہ مریض کی آہ و بکا بھی سنتے ہیں اور سائل کا سوال بھی سنتے ہیں؛ اس کا جواب بھی دیتے ہیں؛ اور اس کی حاجت بھی پوری کرتے ہیں۔

اور اپنے جود و کرم اور رحمت سے توبہ کرنے والوں کی مغفرت بھی کرتے ہیں۔

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



# خاتمہ

اے اللہ تعالیٰ! ہم آپ سے آپ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں کامل ایمان اور سچا یقین نصیب فرمائیں؛ اور اپنی سمعی اور بصری آیات اور نشانیوں سے ہمیں فائدہ پہنچائیں۔ وہ آیات جو کہ آفاق میں پھیلی ہوئی ہیں یا پھر نفس میں موجود ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ یقین رکھنے والوں کے لیے براہین ہیں۔ اور بہ نظر بصیرت دیکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ں۔ اور سرکشوں اور متکبروں پر حجت ہیں اور تمام مخلوق پر آپ کی رحمت اور احسان ہیں۔

اللهم صل و سلم وبارك على محمد و على آله و أصحابه و أتباعه إلى يوم الدين؛ و اغفر لنا و لوالدينا و لجميع المسلمين الأحياء منهم و الميتين . آمين

بخط: عبداللہ السلیمان السلمان www.kitabosunnat.com

۲۰ جمادی الآخرۃ ۱۳۷۰ ہجری۔

یہ کلمات فقیر بارگاہ ربانی عبدالرحمٰن بن ناصر بن سعدی نے تحریر کروائے۔

غفر الله له ولوالديه و لجميع المسلمين .

اور اس خوبصورت اور اہم کتاب کی ترجمانی کی سعادت حاصل کی:

پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی بن انیس الرحمٰن شاہ نے۔

غفر الله له ولوالديه و لأساتذته و أحبابه و مشائخه و لمن يحبه في الله و لمن يحبونه في الله و لجميع المسلمين .

آمين يا رب العالمين؛ إنك على كل شيء قدير .

❀❀❀❀

27198

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

**مرکز حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما**

جدہ، سعودی عرب

**مکتبہ امام احمد بن حنبلؒ**

مظفر آباد آزاد کشمیر